عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کا ترجمان
ہفت روزہ
ختمِ نبوّت
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ - شمارہ نمبر ۹
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

قلبُ بیت اللہ
اور اس کی صفائی کا ذریعہ ذکرِ اللہ ہے

عمامہ باندھنا سُنّت ہے

نفاذِ شریعت کا اعلان
حکومت کیلئے چند توجہ طلب اُمور

محرم الحرام
عظیم بھی = مظلوم بھی

عالمی مجلس
تحفظ ختم نبوت کے
جلنگھم ملٹی کلچر شو میں کتابوں کا اسٹال لگایا
اسٹال پر رکھی ہوئی انگریزی کتب میں غیر مسلموں کی دلچسپی
مسلمانانِ برطانیہ کی طرف سے
ملٹی کلچر شو میں
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی
نمائندگی

مسلمانوں میں اتحاد کس طرح ہو؟
اِس سلسلے میں چند اہم تجاویز۔

قادیانی کافر ہیں
قادیانی مرتد ہیں، قادیانی واجب القتل ہیں
قادیانی مُرتد کی وراثت کے بارے میں
اسسٹنٹ کمشنر / کلکٹر شیخوپورہ
جناب میاں تاج الملوک قریشی صاحب
کا تاریخی عدالتی
فیصلہ
جس نے
قصرِ قادیانیت میں زلزلہ بپا کردیا

نعت بخدمت عالی سیّد الکونین امام الحرمین

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بزمِ کونین سجانے کے لیئے آپ آئے
شمعِ توحید جلانے کے لیئے آپ آئے

جسکے انوار کے جلووں سے جہاں روشن ہے
در پہ اس ذات کے جھکانے کیلئے آپ آئے

کنزِ مخفی کے تعارف کی ضیا بن کر راہ
بھولے بھٹکوں کو دکھانے کیلئے آپ آئے

ہر طرف نورِ ہدایت کی شعائیں پھیلیں
جگ سے ظلمات مٹانے کیلئے آپ آئے

حق سے بیگانہ غلط کوش غلط فہموں کو
خوابِ غفلت سے جگانے کیلئے آپ آئے

جتنے طاغوت نے ایوان سجا رکھے تھے
ان کی بنیاد کو ڈھانے کیلئے آپ آئے

ٹھہرے کردار کی نسبت سے جو کالانعام
ان کو انسان بنانے کیلئے آپ آئے

پوجے جاتے تھے صنم رنگ و نسب کے مصباح
اس غلط راہ سے ہٹانے کیلئے آپ آئے

(خواجہ محمد مصباح الدین راٹھور ایم اے، منڈیکے گورایہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

شمارہ نمبر ۹	۲۰ تا ۲۶ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ مطابق ۲ تا ۸ اگست ۱۹۹۱ء شمسی	جلد نمبر ۱۰

مدیر مسئول ــــ عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱:۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ــــ ۴
۲:۔ نفاذ شریعت کا اعلان (اداریہ) ــــ ۵
۳:۔ قلب بیت اللہ ہے اور اس کی صفائی کا ذریعہ ذکر اللہ ہے ــــ ۱۰
۴:۔ عمامہ باندھنا سنت ہے ــــ ۱۱
۵:۔ محرم الحرام عظیم بھی ۔ مظلوم بھی ــــ ۱۲
۶:۔ انبیاء علیہم السلام کی دعوت اور ہماری حالت ــــ ۱۳
۷:۔ مسلمانوں میں اتحاد کس طرح ہو؟ ــــ ۱۶
۸:۔ قادیانی کافر ہیں ۔ عدالتی فیصلہ ــــ ۱۷
۹:۔ ہندی زبان میں قرآن کا ترجمہ ایک عظیم کارنامہ ــــ ۱۸ تا ۱۹
۱۰:۔ حضرت امیر مرکزی کا ایک اہم اعلان ــــ ۱۹
۱۱:۔ سید اسماعیل شہیدؒ ــــ ۲۰
۱۲:۔ اخبار ختم نبوت ــــ ۲۱
۱۳:۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس ــــ ۲۱
۱۴:۔ امیر شریعت کی اہلیہ کی وفات ــــ ۲۲
۱۵:۔ بزم ختم نبوت ــــ ۲۳
۱۶:۔ فدایان ختم نبوت سے اپیل ــــ ۲۴
۱۷:۔ [illegible]ب میں شبان کی کارکردگی ــــ ۲۵

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی	مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر 7760337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۲۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

ایڈیٹر پبلشر عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۔ طابع سید شاہد حسن ۔ مطبع القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت [illegible]

کیا آپ چاہتے ہیں
کہ آپ کی رقم
مسلمانوں کو مرتد
بنانے میں استعمال ہو ؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

تمام مسلمانوں سے ایک غیرتمند سوال

لیکن

اس کے باوجود آپ کی لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے

آپ کی رقم سے

مسلمانوں کو

مرتد بنایا جارہا ہے

وہ کیسے ؟

آپ میں سے بعض لوگ قادیانیوں سے خرید و فروخت کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں سے لین دین کرتے ہیں اور قادیانی کارخانوں کی مصنوعات استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں ؟

اس خرید و فروخت لین دین کے ذریعے قادیانی جو منافع کماتے ہیں اس منافع یعنی

ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ

اپنے مرکز ربوہ میں جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی

مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ

ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں

اور ان کا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھیے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کردیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجئے:۔ قادیانی خلیفہ نے مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کروڑوں روپیہ [illegible]

مرکزی دفتر **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت**
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان) فون ۴۰۹۷۸

نفاذِ شریعت کا اعلان ــــ حکومت کیلئے چند توجہ طلب امُور

از : حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

مملکتِ خداداد پاکستان کا قیام اسلام کے نام پر اور اسلام کے لیے عمل میں آیا تھا۔ چنانچہ تحریک پاکستان کے دوران قوم کے سربرآوردہ رہنماؤں نے قوم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ خطۂ پاک میں قرآن و سُنّت کی حکومت ہوگی اور ایسے معاشرہ کی تعمیر ہوگی جو قرونِ اولیٰ کی یاد دلائے گا اور جدید دنیا کے لیے ایک مثالی نمونہ ثابت ہوگا۔

لیڈرانِ قوم کے یہ وعدے اور دعوے آج بھی سینوں اور سفینوں میں محفوظ ہیں۔ عربی مقولہ "الکریم اذا وعد وفیٰ" (شریف آدمی جب وعدہ کر لیتا ہے تو وعدہ وفائی کرتا ہے) کے مطابق ہونا یہ چاہیے تھا کہ جس دن پاکستان دنیا کے نقشہ پر اُبھرا تھا اسی دن پاکستان کی مجلس دستور ساز کی جانب سے یہ اعلان کر دیا جاتا کہ !

"پاکستان کا بالاتر قانون کتاب و سُنّت ہے۔ ملک کی تمام عدالتیں، تمام امور و مقدمات میں شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کی پابند ہوں گی اور شریعت کے خلاف کیے گئے کسی فیصلہ کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔ حکومت کی پوری مشینری شریعت کے احکام کی پابندی کرے گی۔ انتظامیہ کا کوئی فرد (بشمول رئیس مملکت اور وزیرِ اعظم) شریعت کے خلاف کوئی حکم نہیں دے گا اور اگر ایسا کوئی حکم دیا گیا تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔ ملک کے دستور میں کوئی دفعہ اسلام کے منافی نہیں رکھی جائے گی اور اسمبلی ایسا کوئی قانون وضع نہیں کرے گی جو شریعت کے احکام کے خلاف ہو۔"

قیام پاکستان کے وقت پوری قوم کو اپنے لیڈروں پر اعتماد تھا۔ قوم تحریکِ پاکستان کی بھٹی سے نکل کر آئی تھی۔ ایمانی جذبات سے پوری قوم کے سینے لبریز تھے، گویا لوہا پوری طرح گرم تھا۔ اگر پہلے دن ہی قوم کو کتاب و سُنّت کی شاہراہ پر ڈال دیا جاتا تو پوری قوم بالاتفاق اس پر لبیک کہتی۔ یوں قوم کا قبلہ درست ہو جاتا۔ یوں پہلے دن ہی اس ملک کی تاسیس علی التقویٰ ہو جاتی اور لیڈرانِ قوم نے قوم سے جو وعدے کیے تھے وہ ان وعدوں میں سچے ثابت ہوتے اور یہ ملک امن و امان کا گہوارہ ہوتا لیکن افسوس کہ قیامِ پاکستان کے بعد یہ تمام بلند آہنگ دعوے اور وعدے طاقِ نسیان کی زینت بنا دیئے گئے۔ اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور ان کے مخلص رفقاء کی مسلسل یاد دہانی اور کوششوں کے باوجود اربابِ حل و عقد نے وعدہ وفائی کی ضرورت محسوس نہیں کی بلکہ ٹال مٹول، لیت و لعل اور دفع الوقتی سے کام لیا گیا۔ چنانچہ بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح کی عین حیات تک نفاذِ اسلام کے لیے کوئی ادنیٰ قدم بھی اٹھانے کی زحمت نہیں کی گئی۔ قائدِ اعظم کی وفات کے بعد پاکستان کے پہلے وزیرِ اعظم نوابزادہ لیاقت علی خان نے قیامِ پاکستان کے ڈیڑھ پونے دو سال بعد (۷ مارچ ۱۹۴۹ء کو) مجلس دستور ساز میں ایک قرارداد پیش کی جس میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیتِ اعلیٰ کا اعتراف کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق ملک کا دستور وضع کرنے کا ارادے کا اعلان کیا گیا۔ ۱۲ مارچ کو یہ قرارداد منظور کی گئی جو "قراردادِ مقاصد" کے تاریخی نام سے مشہور ہے۔ اسی کے ساتھ سید سلیمان ندویؒ کی نگرانی میں ایک "اسلامی تعلیماتی بورڈ" تشکیل دیا گیا جس کے ذمہ اسلامی دستور کا خاکہ مرتب کرنا تھا لیکن بعد میں "قراردادِ مقاصد" اور "اسلامی تعلیماتی بورڈ" دونوں ہمارے لیڈروں کی کج کلاہی و کج ادائی کی نذر ہو گئے۔ چنانچہ لیاقت علی خان کے پورے دور میں اس سلسلہ میں "قراردادِ مقاصد" سے آگے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ بعد میں دستور بنتے اور ٹوٹتے رہے اور ہر دستور کے دیباچہ میں بطور تبرک "قراردادِ مقاصد" کو بھی درج کیا جاتا رہا مگر یہ دیکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی کہ دستور کی دفعہ "قراردادِ مقاصد" کے خلاف تو نہیں ہے؟ خود یہ "قراردادِ مقاصد" بھی ان دساتیر کا حصہ شمار نہیں کی جاتی تھی۔ اور نہ کسی عدالت میں اس کا حوالہ دیا جا سکتا تھا، گویا اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں تھی، (صدر شہید جنرل محمد ضیاء الحق نے پہلی بار اس کو آئین کا دستوری حصہ قرار دلایا) مزید یہ کہ اسلامیات کی نمائش کے لیے ہر دستور میں بھی بعض دفعات رکھی جاتی رہیں۔ لیکن عملی طور پر نفاذِ شریعت کا مرحلہ کوسوں دور رہا۔ بلکہ یہ جسارت بھی کی جاتی رہی کہ جب نفاذِ شریعت کا سوال سامنے آتا تو یہ کہہ دیا جاتا کہ دستور کی فلاں فلاں دفعات اس سے مانع ہیں۔

قیامِ پاکستان کے ۳۸ برس بعد ۱۳ جون ۸۵ء کو جناب مولانا سمیع الحق صاحب اور جناب قاضی عبداللطیف کی جانب سے "سینیٹ" میں ایک "شریعت بل" پیش کیا گیا جسے بار بار کمیٹیوں کے حوالے کیا جاتا رہا۔ متحدہ شریعت محاذ سے لیکر اسلامی نظریاتی کونسل تک نے اس پر غور و فکر کرنے کے بعد اپنی تجاویز پیش کیں۔ بہرحال پانچ سال بعد ۱۳ مئی

۱۹۹۰ء کو سینیٹ نے یہ بل متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ اس کے باوجود یہ بل اس وقت کی بھٹو زرداری حکومت کی ادائے جفا کی نذر ہو گیا اور اسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا موقع ہی نہیں آنے دیا گیا، کیونکہ سینیٹ نے جو بل منظور کیا تھا ان کی نظر میں وہ بھی ایک فضول حرکت تھی۔

اس ضمن میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق شہیدؒ کی کوششیں (ان کے طریق کار سے اختلاف کے باوجود) لائق صد تحسین تھیں۔ انہوں نے نفاذِ شریعت کے لیے بہت سے ٹھوس اور مثبت اقدامات کیے جن میں اسلامی نظریاتی کونسل اور شرعی عدالتوں کا قیام، حدود و تعزیرات کے قانون کا نفاذ اور اس کے علاوہ زکوٰۃ و عشر کے قانون کا نفاذ قابل ذکر ہیں (اگرچہ ان میں بہت سے اُمور لائق اصلاح بھی تھے)، ان اقدامات میں جناب صدر مرحوم کی جانب سے نفاذِ شریعت آرڈیننس ۱۹۸۸ء سب سے اہم اقدام تھا لیکن مقررہ مدت میں اسمبلی کی توثیق سے محروم رہنے کی بناء پر یہ بھی اپنی موت آپ مر گیا۔

قیام پاکستان سے اب تک ہم نے شریعت الٰہی کے ساتھ جس سرد مہری، جس جفا اور جس ضد و عناد کا رویہ اپنائے رکھا یہ اس کی مختصر سی سرگزشت ہے۔ اس چہل سالہ دور میں نہ صرف یہ کہ ملک آئین شریعت سے محروم رہا بلکہ نفاذِ شریعت کے امکانات روز بروز معدوم سے معدوم تر ہوتے رہے اور معاشرہ کو اس قدر بگاڑ دیا گیا کہ اس میں قبولِ شریعت کی صلاحیت گرتے گرتے نقطۂ صفر کو چھونے لگی۔ تاہم یہاں چند ایسے عوامل کارفرما رہے جن کی بناء پر ہمارے حکمرانوں کے لیے نفاذِ شریعت سے یکسر دست بردار ہونے کی جرأت ممکن نہ تھی اور وہ ہزار حیلوں کے باوجود اس سے گلو خلاصی پر قادر نہیں تھے۔

اولاً: اس ملک کی اساس و بنیاد ہی نفاذِ اسلام کے وعدہ پر رکھی گئی تھی، اب اس وعدہ کے ایفاء سے صریح انکار کر دینا گویا ملک کی بنیادوں کو کھودنے کے مترادف تھا۔ جس کے بعد ملک کے وجود و بقاء کا کوئی سا جواز باقی نہیں رہ جاتا۔

ثانیاً: نفاذِ شریعت کیلئے مسلمانوں کی جہد مسلسل پاکستان کی چہل سالہ تاریخ ہے۔ کوئی شخص نہ تو اس تاریخ کو جھٹلا سکتا ہے اور نہ کسی کے لیے کسی حال میں بھی اس کو نظرانداز کر دینا ممکن ہے۔

ثالثاً: ملک کے سنجیدہ طبقوں کی جانب سے نفاذِ شریعت کا جو پیہم مطالبہ کیا جاتا رہا (اور کیا جا رہا ہے) وہ ہمارے حکمرانوں کی یادداشت کو کمزور نہیں ہونے دیتا۔

ان عوامل کی بنا پر ہمارے حکمرانوں کو نفاذِ شریعت سے صاف صاف مکر جانے کی جرأت تو نہ ہو سکی، لیکن انہوں نے شریعت کو "بلائے بے درماں" سمجھتے ہوئے اس بلا کو سر سے ٹالتے رہنے کے تمام حیلے استعمال کیے۔ صدر شہید جنرل محمد ضیاء الحق کو مستثنیٰ کر لیجئے ان کے علاوہ ہمارے باقی تمام حکمرانوں کا طرزِ عمل وہی رہا جس کا ذکر اوپر کی سطور میں کیا گیا ہے۔

میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان کی جرأت اور بہادری لائق صد تحسین ہے کہ انہوں نے قومی سطح کے اُمور میں کئی ایک جرأت مندانہ فیصلے کیے اور جو مسائل کہ سالہا سال سے اُلجھے ہوئے چلے آ رہے تھے اور جن پر ہاتھ ڈالنے سے ہمارے سابقہ حکمران ہچکچاتے رہے نواز شریف حکومت نے نہ صرف یہ کہ ان مسائل کے چیلنج کو قبول کیا بلکہ نہایت سلیقہ و تدبر اور بڑی جرأت اور بہادری کے ساتھ ان کا خوبصورت حل بھی تلاش کر لیا۔ بلاشبہ یہ بڑا کارنامہ ہے جس کی داد نہ دینا ظلم ہے۔

میاں نواز شریف وزیر اعظم پاکستان کی حکومت نے جہاں قومی سطح کے مندرجہ بالا اُمور میں جرأت مندانہ فیصلے کر کے اپنے فہم و تدبر اور اپنی صلاحیت کا لوہا منوایا۔ وہاں موجودہ ناہموار حالات اور مایوس کن فضا میں قومی اسمبلی سے "سرکاری شریعت بل" منظور کرا لینا بھی ان کا ایک اہم ترین جرأت مندانہ فیصلہ ہے جس کی وجہ سے انہیں "پاکستان میں نفاذِ شریعت" میں اولیت کا اعزاز حاصل ہوا۔ اگر انہوں نے یہ کام رضائے الٰہی کے لیے کیا ہے تو گویا اپنی دنیا کے ساتھ انہوں نے اپنی آخرت بھی بنا لی۔

قومی اسمبلی میں یہ بل ۱۶ مئی ۱۹۹۱ء کو منظور ہوا اور اس کے بعد اسے سینیٹ میں پیش کیا گیا جسے سینیٹ نے ۲۹ مئی ۱۹۹۱ء کو بغیر کسی ادنیٰ ترمیم کے منظور کر لیا۔ اس طرح خدا خدا کر کے تینتالیس سال بعد نفاذِ شریعت کو قانونی حیثیت حاصل ہو سکی۔ ابھی اس کو بروئے عمل آنے کے لیے بہت سے مراحل طے کرنے ہوں گے۔ رہا یہ کہ سرکاری بل ان مراحل کو کتنی آسانی سے طے کرتا ہے اور ہمارے حکمران اس پر عمل درآمد میں کیسے اخلاص کا ثبوت دیتے ہیں۔ یہ بات آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ نہیں کہا جا سکتا کہ آئندہ ہمارے ارباب بست و کشاد کا رویہ کیا ہوگا؟

اس بل کی حمایت و مخالفت میں بہت کچھ کہا جا رہا ہے اور ایک عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ مخالفت کرنے والوں میں دو فریق ہیں۔

پہلا فریق وہ لادین طبقہ ہے جن کو اسلام کا نام سننا بھی گوارا نہیں۔ نہ وہ کسی بھی شکل میں یہاں اسلام کے پھلنے پھولنے کو برداشت کرنے کیلئے آمادہ ہیں۔ ان کی خواہش یہ ہے کہ اس ملک میں مکمل اباحیت کا دور دورہ ہو۔ انگریزی اخبارات اس طبقہ کی خاص کمین گاہ ہیں جن میں یہ طبقہ "شریعت بل" کی آڑ میں خود شریعت کے خلاف زہر اگلنے میں مصروف ہے اور بعض سیاسی جماعتوں کے لیڈر اور لیڈرات اس طبقہ کی امامت و قیادت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

دوسرا طبقہ ان سنجیدہ فکر حضرات کا ہے جو "شریعت بل" کی بعض خامیوں کی نشاندہی کرتا ہے ان کا مقصد شریعت بل کی مخالفت نہیں بلکہ اس کی اصلاح کی طرف

راہنمائی کرتا ہے۔ اوّل الذکر طبقہ کی نکتہ چینیوں پر تنقید کا یہ موقع نہیں (ممکن ہے کہ کسی دوسری صحبت میں اس سلسلہ میں کچھ عرض کرنے کا موقع میسر آجائے) البتہ مؤخر الذکر طبقہ کی ذکر کردہ اصلاحات میں سے یہاں تین نکات پر گفتگو کرنا ضروری ہے۔

اوّل: شریعت بل کی دفعہ ۳ میں "شریعت کی بالادستی" کے عنوان کے تحت کہا گیا ہے کہ!

"شریعت یعنی اسلام کے احکامات، جو قرآن و سنّت میں بیان کیے گئے ہیں، پاکستان کا بالادست قانون (سپریم لاء) ہوں گے، بشرطیکہ سیاسی نظام اور حکومت کی موجودہ شکل متاثر نہ ہو۔"

اس فقرہ میں قرآن و سنّت کی بالادستی کو اس شرط کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے کہ ہمارا موجودہ سیاسی نظام اور حکومتی ڈھانچہ متاثر نہ ہو۔ اس شرط کا واضح مطلب یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ قرآن و سنّت کے احکام سے ہمارا موجودہ سیاسی نظام اور حکومتی ڈھانچہ متاثر ہو تو ہم احکام شرعیہ کو بالا قانون تسلیم نہیں کرتے، یا یہ بھی ممکن ہے واضعین قانون کا مقصد صرف اتنا ہو کہ کتاب و سنّت کے احکام زندگی کے تمام دوسرے شعبوں میں تو بالاتر قانون کی حیثیت سے نافذ ہوں گے مگر سیاسی نظام اور حکومتی ڈھانچہ ان احکام سے مستثنیٰ رہے گا۔ اس دائرہ میں قرآن و سنّت کے احکام لاگو نہیں ہوں گے اور ان احکام کی بنا پر ہمارے سیاسی نظام یا حکومت کی موجودہ شکل کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکے گا۔

جس بزرجمہر نے شریعت بل دفعہ ۳ کو قانونی الفاظ کا جامہ پہنایا ہے ہمیں معلوم نہیں کہ ان دو مفہوموں میں سے کون سا مفہوم اس کے ذہن میں تھا، یا کہ ان دونوں سے ماورا کوئی تیسرا مفہوم ذہن میں رکھ کر اسے ان الفاظ میں ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

غالباً اس شرط کے ذریعہ ان لوگوں کو ذہنی تحفظ فراہم کرنا مقصود ہے جو یہ پروپیگنڈا کر رہے تھے کہ اگر ملک میں شریعت کی بالادستی قائم کر دی گئی تو پارلیمنٹ کی بالاتر حیثیت ختم ہو جائے گی اور قانون سازی کا کام پارلیمنٹ کے ہاتھ سے نکل کر شریعت کے ہاتھ میں آجائے گا۔ شرعی قانون کے نفاذ سے موجودہ سیاسی نظام کا ڈھانچہ درہم برہم ہو جائے گا اور تشکیل حکومت کا موجودہ سانچہ ٹوٹ پھوٹ کر رہ جائے گا۔

شریعت کی مخالفت کرنے والوں نے یہ "ہوّا" کھڑا کیا تھا جس کا مداوا شریعت بل کے بالغ نظر قانون سازوں نے یہ تجویز کیا کہ قرآن و سنّت کو ہمارے سیاسی نظام میں "دخل در معقولات" کا موقع ہی نہ دیا جائے، اس کے دروازے پر "بشرطیکہ" کا پہرہ بٹھا کر "اندر آنا منع ہے" کا بورڈ چسپاں کر دیا جائے تاکہ ارباب سیاست صنم خانۂ سیاست میں جو کھیل بھی کھیلنا چاہیں قرآن و سنّت کے محتسب سے انہیں کوئی خطرہ نہ ہو۔

بہرحال ان الفاظ سے واضعین قانون کا جو منشا بھی ہو قرآن و سنّت کے احکام کو تسلیم کرنے کے لئے انہیں اس شرط کے ساتھ مشروط کرنا کہ ان سے ہماری فلاں چیز متاثر نہ ہو بڑی نازیبا جسارت ہے بلکہ مجھے یہ کہنا چاہیے کہ قرآن و سنّت کو تسلیم کرنے کے لئے ایسے شرطیہ الفاظ کسی ایسے شخص کی زبان و قلم سے نہیں نکل سکتے جو اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہو اور جو قرآن و سنّت کو قانون الٰہی مانتا ہو۔ اس لیے جس شخص نے شریعت بل کی دفعہ ۳ کے یہ الفاظ وضع کیے ہیں میرا گمان ہے کہ وہ ان لادینی قوتوں کا نمائندہ ہے جو میاں نواز شریف کی حکومت سے برسر پیکار ہیں۔ شریعت بل کی دفعہ ۳ کے یہ شرطیہ الفاظ موجودہ حکومت کے خلاف "ٹائم بم" کی حیثیت رکھتے ہیں، وقت آنے پر جب یہ "ٹائم بم" پھٹے گا تو موجودہ حکومت بھک سے اُڑ جائے گی اور اپنے اعوان و انصار سمیت ہوا میں تحلیل ہو جائے گی۔ میں میاں محمد نواز شریف پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ شریعت بل دفعہ ۳ کے یہ شرطیہ الفاظ ملک کے موجودہ سیاسی نظام کو بچانے کے لئے نہیں بلکہ ان کی حکومت کو مٹانے کیلئے ہیں، ان کا فرض ہے کہ اولین فرصت میں دفعہ ۳ کی اصلاح کرائیں اور اس کفر و نفاق آمیز شرط سے فوراً توبہ کا اعلان کریں۔

اگر ہمارا موجودہ سیاسی نظام قرآن و سنّت کے احکام سے ٹکراتا ہے تو اس کو قرآن و سنّت کے دائرہ اقتدار سے باہر رکھنا قرآن کریم کی اس آیت کا مصداق ہے۔

افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذٰلک منکم الا خزی فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الیٰ اشد العذاب وما اللہ بغافل عما تعملون (البقرہ: ۸۵)

"تو کیا مانتے ہو بعض کتاب کو اور نہیں مانتے بعض کو سو کوئی سزا نہیں اس کی جو تم میں یہ کام کرتا ہے مگر رسوائی دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن پہنچائے جاویں سخت سے سخت عذاب میں اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے۔"

ایک مسلمان کا کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اور غیر مشروط اطاعت ہے اور اس میں استثناء کی کوئی گنجائش نہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن انہ لکم عدو مبین۔ (البقرہ: ۲۰۸)

"اے ایمان والو داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے اور مت چلو قدموں پر شیطان کے بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔"

نیز قرآن کریم کا واضح اعلان ہے:

فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (النساء: ۶۵)

"پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کرادیں پھر اس آپ کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورا پورا تسلیم کرلیں۔"

جو "ہوا" لادین طبقہ کی طرف سے کھڑا کیا گیا ہے اس کا علاج یہ نہیں کہ ہمارے سیاسی نظام میں قرآن و سنت کے داخلہ پر پابندی عائد کردی جائے بلکہ اس کا صحیح حل یہ ہے کہ یہ مسئلہ بالغ نظر اہل علم دانشوروں کی ایک کمیٹی کے سپرد کردیا جائے اور وہ غور و فکر کے بعد اسلامی نظام حکومت کا خاکہ مرتب کرے اور پھر غور و فکر کے بعد تدریجاً موجودہ نظام کو اسلامی نظام حکومت میں ڈھالا جائے، اہل نظر جانتے ہیں کہ موجودہ سیاسی نظام کو اسلامی نظام حکومت میں ڈھالنے کے لئے ہمیں زیادہ طویل ذہنی سفر طے کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بہت مختصر سی اصلاحات کے بعد ہم موجودہ نظام کو اسلامی نظام حکومت کے قریب لاسکتے ہیں۔ الغرض یہ شرط قطعاً غلط اور بے ہودہ ہے اور جس مقصد کیلئے یہ شرطیہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ مقصد بھی لغو اور لایعنی ہے اگر ملک میں واقعتاً شریعت کو نافذ کرنے کا ارادہ ہے تو اس شرطیہ فقرے کو فوراً حذف کردیا جائے۔

دوم : شریعت بل کی دفعہ ۲۰ میں کہا گیا ہے :

"اس ایکٹ میں شامل کسی بھی جزو کے باوجود آئین کے تحت عورتوں کے دیئے جانے والے کوئی بھی حقوق اثر انداز نہیں ہوں گے۔"

یہ دفعہ بھی اسی قسم کے ذہنی تحفظ کی غماز ہے، جس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ لادین طبقہ نے زور شور سے یہ پروپیگنڈہ کر رکھا ہے کہ اگر اسلامی شریعت نافذ کردی گئی تو عورتوں کے حقوق سلب کرلیے جائیں گے۔ ہمارے اونچے معاشرے کی بیگمات (جن کو لسانِ نبوت سے ناقصات العقل والدین کا خطاب دیا گیا ہے) کے دماغ میں یہ خیال سرایت کرگیا ہے کہ پاکستان کا دستور خدا اور رسول ؐ سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے۔ قرآن و حدیث ان کو وہ حقوق نہیں دلاتے جو آئین پاکستان میں ان کو دیئے گئے ہیں۔

ہمارے قانون سازوں نے اس دفعہ ۲۰ کے ذریعہ عورتوں کو ذہنی تحفظ دینے کی کوشش کی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جن نازک مزاج بیگمات کے لیے اس ذہنی تحفظ کی ضرورت سمجھی گئی ہے کیا وہ بھی اللہ و رسول ؐ پر ایمان رکھتی ہیں یا نہیں ؟ اور قرآن و سنت کو غیر مشروط طور پر بالاتر قانون تسلیم کرتی ہیں یا نہیں ؟ اگر جواب نفی میں ہے تو ان "کافرات" کے ذہنی تحفظ کا اہتمام بالکل بجا ہے مگر دفعہ ۲۰ کو پاکستان کی تمام مسلم خواتین پر لاگو کرنا غلط ہے۔ اندریں صورت اس دفعہ ۲۰ میں یہ تصریح ضروری تھی کہ جو عورتیں خدا اور رسول ؐ پر ایمان نہیں رکھتیں اور کتاب و سنت کو اپنا دستور حیات تسلیم نہیں کرتیں ان کے جو حقوق آئین میں دیئے گئے ہیں وہ شریعت بل کے مندرجات سے متاثر نہیں ہوں گے۔ الغرض یہ دفعہ ۲۰ صرف بے ایمان عورتوں کے ساتھ مخصوص ہونی چاہیئے، مسلمان عورتوں پر اس دفعہ کا لاگو کرنا ظلم ہے اور اگر ان بڑے گھروں کی بیگمات کو بھی اللہ و رسول ؐ پر ایمان رکھنے کا دعویٰ ہے اور وہ بھی قرآن و سنت کی حقانیت پر عقیدہ رکھتی ہیں تو ان کے حقوق کے تحفظ کیلئے قرآن و سنت کے مقابلہ میں دستور پاکستان کا حوالہ دینا نہایت لائق شرم ہے۔ بہرحال یہ دفعہ قطعاً غلط اور لائق حذف ہے۔

حکومت نے اس دفعہ کے ذریعہ خدا و رسول ؐ کو ناراض کرکے عورتوں کو (چند بیگمات کو) خوش کرنے کا جو سودا کیا ہے اسے معلوم رہنا چاہیئے کہ یہ سودا اسے مہنگا پڑے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ مجھے کوئی مختصر سی نصیحت لکھ بھیجئے۔ جواب میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تحریر فرمایا !

سلام علیک، اما بعد ! فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : من التمس رضی اللہ بسخط الناس کفاہ اللہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللہ وکلہ اللہ الی الناس۔ والسلام علیک۔ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ص : ۴۳۵)

"السلام علیکم، بعد سلام مسنون واضح ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کی ناراضی کے علی الرغم اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا متلاشی ہو اللہ تعالیٰ لوگوں کے شر سے اس کی خود کفایت فرمائیں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرکے لوگوں کی رضامندی تلاش کرے اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے سپرد کردیں گے۔" والسلام

اگر حکومت خدا کے قہر کی چکی میں پسنے لگی تو ہم دیکھیں گے کہ چند بیگمات اس کی کیا مدد کرتی ہیں جن کی رضا جوئی دفعہ ۲۰ کے ذریعہ حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اللہ و رسول ؐ نے عورتوں کو جو حقوق دیئے وہ عورتوں کے لیے مایۂ صد فخر ہیں، ان کے خلاف عورتوں کو جو نام نہاد حقوق جدید تہذیب یا مغربی معاشرہ عطا کرتا ہے وہ عورتوں کے لیے موجب صد ننگ و عار ہیں۔ ایک مومن کو ان نام نہاد حقوق کے مطالبہ سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیئے۔

سوم :- ایک اہم نکتہ اعتراض شریعت بل کی دفعہ ۳ پر اٹھایا گیا ہے کہ اس دفعہ کے ذریعہ اسلامی قانون کی تشریح کا کام بلا تخصیص تمام عدالتوں کے سپرد کردیا گیا ہے جبکہ کوئی مرتب شدہ قانون عدالتوں کے سامنے نہیں رکھا گیا، اس صورت میں عدالتیں اپنی صوابدید کے مطابق فیصلے کریں گی اور ایک عدالت کا فیصلہ دوسری عدالت سے مختلف ہوگا، اندریں صورت عدالتی فیصلوں میں انتشار و اختلال پیدا ہوگا۔

اس ابہام وانتشار سے بچنے کے لیے کسی معقول طریقہ کا وضع کرنا ضروری ہے۔ صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف کا مسودۂ شریعت بل، اسلامی نظریاتی کونسل کو غور و فکر کے لیے بھیجا تھا۔ کونسل نے دفعہ ۴ کے عملی نفاذ کے لیے جو تجویز پیش کی تھی، موجودہ حکومت کو اس سے استفادہ کرتے ہوئے راہ عمل متعین کرنی چاہیے۔ اس تجویز کا متعلقہ اقتباس درج ذیل ہے۔

دفعہ ۴، کا عملی نفاذ

دفعہ ۴، کے عملی نفاذ کی بہتر اور مؤثر صورت جس سے عدالتی کام میں ابہام، انتشار، اختلال اور تاخیر سے بچا جا سکتا ہے کونسل کے نزدیک یہ ہوگی۔

۱۔ کونسل جتنے قوانین کو اسلام سے ہم آہنگ کرکے حکومت کو سفارشات پیش کر چکی ہے ان کو بلا تاخیر قانون کی شکل میں پاس کر دیا جائے تاکہ عدالتوں کو ان کے بارے میں مدوّن قانون دستیاب ہو سکے۔ وہ اس کے مطابق فیصلے کر سکیں مثلاً قصاص و دیت کا قانون کونسل کی سفارشات کے مطابق پاس کر دیا جائے تو فوجداری قوانین کا تقریباً نصف حصہ مدوّن شکل میں فراہم ہو جائے گا۔

۲۔ جن قوانین کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت نے اسلامی احکامات سے تعارض کی نشاندہی کی ہے ان کو بھی بلا تاخیر اسلام سے ہم آہنگ کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

۳۔ جن قوانین پر کونسل نے ابھی سفارش نہیں کی یا وفاقی شرعی عدالت نے تبصرہ نہیں کیا اور جن کی تعداد اب بہت زیادہ نہیں ہے ان کو کونسل جلد سے جلد اسلام سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اپنی سفارشات پیش کرے گی۔ تاکہ شوریٰ ان کو بھی بلا تاخیر قانونی شکل میں پاس کرے۔

۴۔ ایسے علماء کی فراہمی اور تربیت کا بتدریج اہتمام کیا جائے جو نئے عدالتی نظام میں بطور جج یا مشیر اپنے فرائض منصبی کما حقہ انجام دے سکیں۔ عبوری نظام کے طور پر فی الوقت جس قدر باصلاحیت و اہل علماء دستیاب ہو سکیں انہیں بطور جج یا مشیر جج مقرر کر دیا جائے۔

مذکورہ بالا تمام منازل طے کرنے میں کونسل کے نزدیک ایک سال سے زیادہ مدت نہیں لگنی چاہیے۔

پیش نظر "شریعت بل" میں بعض دیگر امور بھی لائق اصلاح ہیں، مگر آج کی صحبت میں ان پر تبصرہ کرنے کا موقع نہیں۔

آخر میں میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم پاکستان اور ان کی حکومت کے ارکان سے دو گزارشیں کرنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ جو کچھ کہا گیا ہے محض انہی کی خیر خواہی کے لیے کہا گیا ہے انہیں یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیے کہ شریعت الٰہی ایک رحمت ہے ہم اس کے محتاج ہیں وہ ہماری محتاج نہیں۔ قرآن کریم کا واضح اعلان ہے۔

وان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم، ثم لا یکونوا امثالکم (سورۂ محمد: ۳۸)

"اور اگر تم روگردانی کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کردے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے"

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے اٹھیں گے تو حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے نصرت و حمایت کا وعدہ ہے۔

یاایھا الذین امنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم (سورۂ محمد: ۷)

"اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا"

اور اگر ہم اللہ تعالیٰ کے دین سے بے پرواہی کرتے ہوئے محض اپنی دنیا اور سیاست کے لیے کوئی کام کریں گے تو نصرت الٰہی ہمارا ساتھ نہیں دے گی۔ الغرض شریعت کے نفاذ کا کام پوری ہمت و جرأت کے ساتھ اور محض رضائے الٰہی کے لیے ہونا چاہیے۔ یہ محض سیاسی کھیل نہیں بلکہ یہ ہمارے دین و ایمان اور دنیا و آخرت کا مسئلہ ہے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ ہم سب گناہگار ہیں، جہاں تک ہماری حقیر استطاعت میں ہو ہمیں دین خداوندی کو اپنانے کا عہد اور عزم کرنا چاہیے، اور ہم سے جو کوتاہی سرزد ہو اس پر دل کی ندامت کے ساتھ توبہ و استغفار کو اپنا شعار بنانا چاہیے کہ معاملہ مخلوق کے ساتھ نہیں بلکہ خالق و مالک کے ساتھ ہے۔ اس زمانے میں ہمارے حکمرانوں کی یہ کمزوری ہے کہ دین خداوندی کو لوگوں کی خواہشات اور دورِ جدید کے طور طریق سے ہم آہنگ کرنے کے لیے دین میں قطع و برید شروع کر دیتے ہیں۔ دنیا کو یہ باور کراتے ہیں کہ انہوں نے دین خداوندی کو نافذ کر دیا، لیکن واقعتاً وہ اپنی خواہشات کو دین کے نام سے نافذ کرکے خلق خدا کو بھی دھوکہ دیتے ہیں اور خود اپنے آپ کو بھی دھوکہ دیتے ہیں۔ یہ طرز عمل نہایت خطرناک اور تباہ کن ہے اس کا ہرگز قصد نہ کیا جائے اور احکام اسلامی میں ترمیم و تحریف کرکے انہیں اپنی اور اپنے جیسے دوسرے انسانوں کی خواہشات کے سانچے میں ڈھالنے کی ہرگز کوشش نہ کی جائے۔ قرآن و سنت کے احکامات کو نافذ کرنا منظور ہے تو ان کو خدا اور رسولؐ کے منشاء کے مطابق نافذ کیا جائے۔ خدانخواستہ مسخ و تحریف کی کوئی کوشش کی گئی تو لعنتِ خداوندی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ قوم ایسے مسخ شدہ قوانین کو اسلام کے نام سے ہرگز قبول نہیں کرے گی اور یہ ناکارہ سب سے پہلے ان کے خلاف بغاوت کا اعلان کرتا ہے۔

حق تعالیٰ شانہ ہمیں، ہمارے حکمرانوں کو اور تمام اہل وطن کو اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائیں اور اپنے قہر و غضب کے موجبات و مہلکات سے پناہ میں رکھیں۔ حق تعالیٰ شانہ اس ملک خداداد کی حفاظت فرمائیں اور اندرونی و بیرونی دشمنوں کی سازشوں سے اس کی حفاظت فرمائیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ صفوۃ البریۃ سیدنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

قلب بیت اللہ ہے

اور اس کی صفائی کا ذریعہ ذکر اللہ ہے

[illegible]

اللہ کے آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونیوالی آخری کتاب قرآن مجید میں رب ذوالجلال کا ارشاد ہے کہ ہم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد صرف اور صرف اللہ رب العزت کی عبادت اور اس کی معرفت حاصل کرنا ہے۔ اور ایک انسان اپنے مقصد میں اس وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب وہ اپنے قلب کو پاک و صاف کر لیتا ہے۔ ہمارا قلب اللہ کا گھر ہے اس کو برے خیالات و تصورات سے پاک اور صاف رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیاوی معزز مہمان کسی کے گھر آتا ہے تو میزبان اپنے گھر کو صاف کرتا ہے۔ صاف پانی سے دھوتا ہے اسے چمکانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر میزبان ایسا نہ کرے گا تو نتیجۃً معزز مہمان متنفر ہو کر واپس چلا جائے گا بالکل اسی طرح مومن کا دل اللہ کا گھر ہے اور یہ گھر اگر گناہوں کی دھول اور گندگی سے پاک نہ ہو تو انوار خداوندی اس میں کس طرح سما سکتے ہیں۔ اس لئے قرآن مجید احادیث نبویؐ اور اولیاء اللہ نے تزکیۂ قلب پر بہت زور دیا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے کہ:۔ وہ رسولؐ اللہ کی طرف سے تلاوت کرتا ہے ان پر آیات قرآن کی اور پاک و صاف بناتا ہے ان کو، سکھاتا ہے ان کو کتاب و حکمت۔ اس ارشاد خداوندی میں بتایا گیا ہے کہ رسول آخری صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں پر قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی تزکیہ فرماتے ہیں کہ بغیر تزکیہ کے قرآنی آیات کی تاثیر قلب پر ظاہر نہیں ہوتی اور حقیقت ہے کہ رسول آخری صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے دلوں کا اس طور پر تزکیہ فرمایا کہ بعد میں ان کے دلوں میں سوائے اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے کچھ نہ تھا۔ ان کے قلوب ذکر اللہ سے پاک اور صاف ہو چکے تھے اور انوار خداوندی نے ان کے دلوں کو اپنا مسکن بنا لیا تھا۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے "کان کھول کر سن لو جسم میں ایک لوتھڑا ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو سارا جسم ٹھیک ہے اگر وہ بگڑا ہوا ہے تو سارا جسم بگڑا ہوا ہوتا ہے یاد رکھو وہ دل ہے" (غنیۃ الطالبین)۔

ایک اور جگہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"ہر چیز کی صفائی کا آلہ ہوتا ہے اور قلب کی صفائی کا آلہ ذکر اللہ ہے۔" یعنی اللہ کا ذکر کرنے سے انسان کا دل گندے خیالات اور گناہوں کے تصورات سے پاک اور شفاف ہو جاتا ہے۔ جب قلب گناہوں کی آلودگی سے محفوظ ہو جاتا ہے تو خداوند قدوس اس دل کو اپنا بنا لیتا ہے۔ اور جب انوار خداوندی دل میں گھر کر لیں تو پھر گناہوں کا تصور ممکن نہیں اور انسان انوار کی روشنی میں راہ ہدایت کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انوار خداوندی اسی شخص کو اپنا بناتے ہیں جس کا دل ذکر اللہ سے پرنور ہوتا ہے اور گناہوں کی آلودگی سے اس کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مثنوی روم میں ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ:۔

چینیوں نے کہا کہ ہم تعمیرات میں نقش و نگار کے ہم ماہر ہیں۔ رومیوں نے کہا ہم زیادہ شاندار نقش بناتے ہیں۔ بادشاہ وقت نے کہا ہم دونوں کا امتحان لیتے ہیں۔ چینیوں نے بادشاہ سے کہا ہمیں ایک گھر نقش و نگار بنانے کے لئے دے دیا جائے اور اس کو پردوں سے مخفی کر دیا جائے تاکہ رومی ہماری نقل نہ کر سکیں۔

اہل روم نے بھی کہا کہ ہمیں بھی ایک گھر دے دیا جائے جو اہل چین کے گھر کے بالکل سامنے ہو تاکہ آپ جلد فیصلہ کر سکیں۔ چنانچہ دونوں نے پردوں کے اندر مخفی طور پر اپنے فن کا اظہار کرنا شروع کیا۔ اہل چین خوب سے خوبصورت نقش و نگار بنانے میں شب و روز لگے رہے لیکن اہل روم صرف اپنے گھر کو چمکاتے رہے یہاں تک کہ وہ مثل آئینہ چمکنے لگا۔ اب بادشاہ آیا اور اس نے نقوش کو دیکھا جو چینیوں نے بنائے تھے۔

بہت خوبصورت نقش و نگار تھے مگر بادشاہ وقت نے جب رومیوں کا گھر دیکھا تو بہت خوبصورت نظر

باقی صفحہ ۲۶ پر

مُفت مشورہ برائے خدمتِ خلق

ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفاء کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل، دماغ، جگر، معدہ، مثانہ، پٹھے، و ہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام خاص مردانہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت و فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی تجربہ شدہ۔

دیسی دواؤں کا مفت مشورہ

و جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔

حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

فون دکان 354840

رہائش 354795

چاندنی چوک، محلہ غلام محمد آباد، فیصل آباد۔ پوسٹ کوڈ 38900

عمامہ باندھنا سنت ہے

محمد شفیع عزالدین۔ میرپور خاص

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

یٰبنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد ۔

(الاعراف ۔ آیۃ ۔ ۳۱)

ترجمہ :۔ اے اولاد آدم کی لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت ۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

ف ...... خدا تعالیٰ کی دی ہوئی پوشاک جس سے تمہارے بدن کا تستر اور آرائش ہے ۔ اس کی عبادت کے وقت ۔ دوسرے اوقات سے بڑھ کر ۔ قابل استعمال ہے ۔ تاکہ بندے پروردگار کے دربار میں ۔ اس کی نعمتوں کا اثر لے کر ۔ حاضر ہوں ۔

(حاشیہ حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیدنا و مرشدنا و مولانا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ ہدایت فرماتے ہیں کہ :-

"اس آیت شریف کے حکم کے مطابق نماز کی نیت سے لباس پہننا چاہئیے ۔ اس کے علاوہ اور کوئی نیت نہ کرنی چاہئیے ۔ (از مکتوب ۔ ۱۰ ۔ دفتر اول)

لباس میں سے پگڑی بھی ایک ہے ۔

اہل عرب کے تاج

حدیث ۔ العمائم تیجان العرب اذا وضعوھا وضع اللہ عزھم ۔ (معدن الدقائق فی حدیث خیر الخلائق حضرت امام مناویؒ)

ترجمہ ۔ پگڑیاں اہل عرب کے تاج ہیں ۔ جب وہ ان کو رکھ دیں گے (باندھنا چھوڑ دیں گے) اللہ ان کی عزت دور کر دے گا ۔

ف ؛ حضرات بزرگ فرماتے ہیں کہ پگڑیاں باندھنا عزت ۔ جمال ۔ ہیبت اور وقار کی نشانیاں ہیں جب ان کا باندھنا چھوڑ دیا جائے گا تو یہ سب چیزیں بھی چھوٹ جائیں گی ۔

فرشتوں کی علامت

حدیث ۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم عمامہ باندھا کرو ۔ اس لئے کہ پگڑیاں فرشتوں کی علامت ہیں ۔ اور عمامے کے شملہ کو اپنی پشت کی طرف چھوڑ دو ۔ (مشکوٰۃ)

جنگ بدر اور حنین میں نازل ہونے والے فرشتوں کی علامت پگڑیاں تھیں ۔

(ماخذ تفسیر ابن کثیرؒ سورۃ آل عمران آیۃ ۲۵)

مسلمانوں اور مشرکوں میں فرق کی علامت

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان یہ فرق ہے کہ وہ عمامہ بغیر ٹوپی کے پہنتے ہیں ۔ اور ہم اسے ٹوپی کے اوپر باندھتے ہیں ۔ (مشکوٰۃ)

عمامہ کا پہننا سنت ہے ۔ اور اس کا ٹوپی کے اوپر پہننا مستحب ہے ۔ اگر صرف عمامہ یعنی پگڑی بدون ٹوپی کے پہنے یا بالعکس تو یہ بھی جائز ہے ۔ اور شملہ کا رکھنا افضل ہے ۔ خواہ اگلی طرف ہو یا پچھلی طرف ۔ اور اکثر اس کی ہاتھ بھر ہے ۔ اس سے زیادہ اسراف ہے ۔

(فقہ محمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۶ ماخذ مشکوٰۃ)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ٹوپیاں سر سے ملی ہوئی ہوتی تھیں ۔ (مشکوٰۃ)

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ :-

عمامہ کا باندھنا سنت مستمرہ ہے ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمامہ باندھنے کا حکم بھی نقل کیا گیا ہے ۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ عمامہ باندھا کرو ۔ اس سے حلم میں بڑھ جاؤ گے ۔ (فتح الباری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کیا عمامہ باندھنا سنت ہے ؟ انہوں نے فرمایا ہاں سنت ہے ۔ (عینی)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ عمامہ باندھا کرو ۔ عمامہ اسلام کا نشان ہے ۔ اور مسلمان اور کافر میں فرق کرنے والا ہے ۔ (از ترجمہ شمائل ترمذی مطبوعہ نور محمد آرام باغ کراچی)

نماز کے لئے عمامہ باندھنا

حضرت شیخ الحدیث مولانا سید اصغر حسین صاحب دیوبندی قدس سرہ نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ :-

"ارشاد ۔ عمامہ پہن کر نماز پڑھنے میں بے عمامہ سے ستر درجہ زیادہ ثواب ہے ۔ (از ارشادات النبیؐ یعنی گلزار حدیث مطبوعہ کتب خانہ اشرفیہ ۔ راشد کمپنی دیوبند ص ۲۲)

حدیث ۔ صلاۃ تطوع او فریضۃ بعمامۃ تعدل خمسا و عشرین صلاۃ بلا عمامۃ و جمعۃ بعمامۃ تعدل سبعین جمعۃ بلا عمامۃ ۔ جامع الصغیر السیوطیؒ (ص ۶۸)

باقی ص ۳۶ پر

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے

سُنارا جیولرز

آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲

فون نمبر : ۲۳۵۰۸۰۰

محرم الحرام عظیم بھی ــــ مظلوم بھی

از مولانا عبدالرحمٰن جامی نقشبندی، جلال پور پیروالا

ہمارے شاندار ماضی کی تابندہ روایات محض گفتنی و شنیدنی افسانے نہیں بلکہ عبرت آموز و موعظت کی ایسی تابندہ لازوال کسوٹی ہے جسے سامنے رکھ کر قوموں کے عروج و زوال کی نبض پر ہاتھ رکھا جا سکتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے بہت سی حقیقتیں کہ جو سرمایہ انسانیت کے لئے متاعِ فخر تھیں۔ افسانہ بن کر رہ گئیں۔ اور عجمی نقشہ کاروں کی ہوس کی بھینٹ چڑھ کر مظلومیت کا نشانہ بن گئیں۔

انہیں میں محرم الحرام بھی ہے جو اپنے پس منظر میں فوز حقائق کا حامل ہونے کے باوجود تختۂ مشقِ ستم نظر آتا ہے

اس ماہِ مبارک کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس ماہِ مبارک میں بابا آدمیت حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ سیدنا نوح علیہ السلام کی کشتی جبل جودی سے ساحل پر کنارہ ہوئی۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر نارِ نمرود گلزار ہوئی۔ سیدنا اسمٰعیلؑ کی ولادت ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعونی استبدادیت پر فتح نصیب ہوئی اور فرعون اور اس کا لشکر دریائے قلزم میں غرق ہوا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو زندان سے رہائی ملی اور تختِ مصر زیرِ قدم آیا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کو وصل نصیب ہوا اور بینائی لوٹ آئی۔ آسمان سے زمین پر پہلی بارش ہوئی۔ محرم میں رحمت دو عالمؐ کی پہلی شادی ہوئی۔ اور سیدنا حضرت علیؓ کی بھی پہلی شادی سیدہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محرم ۲ھ مطابق جولائی ۶۲۳ء میں ہوئی۔ دو عظیم شہادتیں واقع ہوئیں۔ یکم محرم کو امام عدل و حریت حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ شہید ہوئے۔ پھر ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ کو کوفی منافقین کے ہاتھوں مظلوم کربلا شہید جور و جفا صاحب صدق و وفا، پیکر علم و حیا، مجسمہ ایثار و وفا، نواسہ مصطفیٰؐ، زعیم حق و غیرت، فخر اہل بیت، سبط رسول، سوار دوش رسول، جگر گوشہ بتول، سیدنا ابو عبداللہ حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہ شہید ہو کر ہمیشہ زندہ ہو گئے۔ اسلام کے ان دو عظیم فرزندوں کی شہادت کے پس منظر میں تو درحقیقت صیہونی لابی کی منتقمانہ سازشیں کارفرما ہیں۔ جنہوں نے عسکری محاذوں پر اسلام سے شکست مسلسل کھائی

باقی صفحہ ۲۶ پر

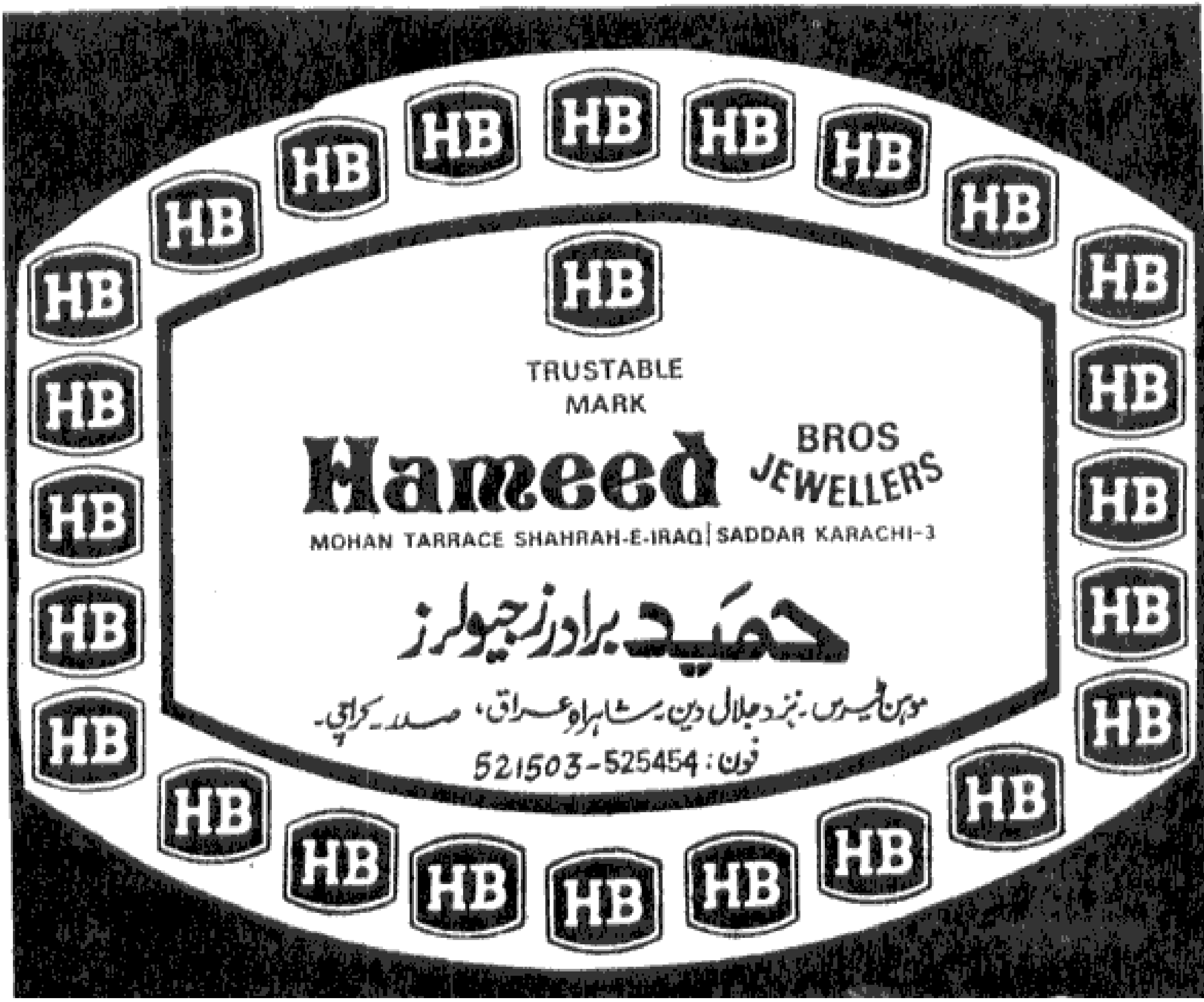

انبیاء علیہم السلام کی دعوت اور ہماری حالت

یہ دنیا عارضی ہے فانی ہے جسطرح اس دنیا میں مصیبتیں اور راحتیں ہیں اسیطرح آخرت کے آنیوالے عالم میں بھی یہ دونوں رخ ہیں

ازحضرت مولانا محمد منظور نعمانی

یہ تقریر کراچی کے ایک تبلیغی اجتماع میں کی گئی تھی

قرآن کریم میں "ایمان باللہ" اور ایمان بالیوم الآخر" کا لفظ جو جا بجا آتا ہے وہ درحقیقت ان ہی دو فیصلوں کا نام ہے۔ بعد والوں کے مقابلہ میں صحابہ کرامؓ کا امتیاز دراصل اسی کیفیت میں اور ان ہی دو فیصلوں کی پختگی اور گہرائی میں ہے۔ جو شخص صحابہ کرامؓ کی زندگی کو غور سے دیکھے گا اور اس میں اس کو یہی دو چیزیں بہت نمایاں نظر آئیں گی یعنی ایک اپنی نفسیاتی خواہشات اور اپنی ذاتی اغراض اور اپنے ماحول کے ہر قسم کے تقاضوں کے مقابلے میں اللہ کے حکم کو غالب رکھنا اور حکم الٰہی کی تعمیل کے لئے ان میں سے ہر چیز کو قربان کر دینا اور دوسرے آخرت کی کامیابی کے لئے دنیا کی ہر دولت اور ہر لذت کو اور جان تک کو قربان کر دینے پر آمادہ رہنا۔

ان دو باتوں کے علاوہ ایک تیسری بات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت نے اس جماعت کے اندر پیدا کی تھی اور وہ بھی اسی طرح ان کی زندگی میں بہت نمایاں تھی، وہ ان کی یہ فکر تھی کہ جس دین کو یعنی زندگی کے جس اصول اور جس طریقہ کو ہم نے مان لیا ہے (یعنی اللہ کے حکموں پر نظر رکھتے ہوئے اور ان کی تعمیل کرتے ہوئے جینا اور آخرت کو اصل منزل سمجھتے ہوئے اور دنیا سے زیادہ وہاں کی فکر کرتے ہوئے زندگی گذارنا) اللہ کے اور بندے بھی اس دولت میں ہمارے شریک ہو جائیں اور ان کا بھی اللہ سے رشتہ جڑ جائے اور وہ بھی جنت میں پہنچ جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے علاوہ چونکہ خاتمیت کا مقام بھی عطا ہوا یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیامت تک پیدا ہونے والے سارے انسانوں کے لئے نبی قرار دیا اور نبی کے ذمہ ہے کہ جن کے لئے وہ نبی بنایا گیا ہے ان کی ہدایت کی فکر کرے اور حضورؐ کو عمر قیامت تک کی دی نہیں گئی اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے اس کا انتظام یہ فرمایا کہ جن لوگوں نے آپ کی بات مان لی اور ایمان لاکے آپ کی پیروی قبول کر لی ان کو آپ نے اس پر آمادہ کیا اور ان کے ذمہ یہ کام کیا کہ جس طرح مجھ سے پہلے اللہ کے پیغمبر اپنے اپنے زمانہ کے لوگوں کو دوزخ سے بچانے کی اور جنت کی طرف لانے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور جس طرح تم نے مجھے یہ کوشش کرتے دیکھا ہے اسی طرح تمہیں یہ کام کرنا ہے اور میری نیابت میں قیامت تک کرتے رہنا ہے۔

صحابہ کرامؓ نے تو اس کام کا پورا پورا حق ادا کیا، یعنی ایمان باللہ، ایمان بالیوم الآخر والی حضورؐ کی لائی ہوئی زندگی کو اپنی زندگی بنا کر ملکوں ملکوں میں اس کا پیغام پہنچایا اور جس ملک میں اور جس قوم میں جس طرح پہنچایا اور حضور اکرمؐ کو اس راستہ میں اور اس کی کوششوں میں اپنی جان کو جس جس طرح بے قیمت کرتے ہوئے اور تکلیفیں اٹھاتے ہوئے انہوں نے دیکھا تھا اسی طرح انہوں نے بھی اپنی جان کو بالکل بے قیمت کر دیا اور ہر قسم کی تکلیفوں اور مصیبتوں کے ساتھ یہ کام کرتے ہوئے وہ اپنے اللہ سے جا ملے۔ پھر ان کی چمکتی ہوئی پاکیزہ زندگیوں نے اور ان کوششوں اور قربانیوں نے ایک ایسی فضا پیدا کر دی کہ قومیں کی قومیں اور ملک کے ملک رسول اکرمؐ کی ایمانی دعوت کو خود بخود قبول کرنے لگے۔ پھر بعد والے مسلمان جنہوں نے یہی منظر دیکھے اور جن کی آنکھوں نے دین کی دعوت اس طرح خود بخود چلتے ہوئے اور قوموں کو اس کی طرف آپ سے آپ لپکتے ہوئے اور بڑھتے ہوئے دیکھا وہ اس مقصد کے لئے کوشش اور قربانی سے بے فکر ہو کر بیٹھ گئے۔ ہاں کچھ خاص اللہ کے بندے تو ہر زمانہ اور ہر دور میں مختلف شکلوں میں دین کی خدمت اور اس کے لئے کوششیں کرتے رہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی فکر اور کوشش کو جس طرح پوری امت پر ڈالا تھا اور اس کا جو عمومی نظام آپ نے قائم فرمایا تھا صحابہ کرامؓ کے بعد کے دور میں وہ اس طرح قائم نہیں رہا اور اس کی وجہ سے دو بہت بڑے نقصان ہوئے ایک یہ کہ انسانی دنیا کی بہت بڑی آبادی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اس ایمانی طریقہ زندگی سے بالکل محروم رہ گئی اور اس کے نتیجہ میں آخرت کی زندگی میں وہ جنت سے محروم رہ جائیگی اور دوسرا نقصان یہ ہوا کہ خود امت کی

تعلیم وتربیت اور دینی ترقی کی فکر اور اس کے لئے کوشش کا جو عمومی نظام رسول اکرم ؐ نے قائم فرمایا تھا کہ ہر شخص دوسروں کی دینی خبرگیری کا اور ان کے ایمان کی حفاظت اور ترقی کا ذمہ دار تھا وہ درہم برہم ہوگیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج خود مسلمان کہلانے والوں میں بہت بڑی تعداد اس حال میں ہے کہ ان کا اسلام بس برائے نام ہے ان کی زندگی اللہ کے احکام سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت سے بالکل بے تعلق ہو چکی ہے اور ان کا حال قرآن مجید کے الفاظ میں بالکل یہ ہے کہ

هم للكفر يومئذ اقرب منهم للايمان ۔ یعنی آج وہ بہ نسبت ایمان کے کفر کی حالت سے زیادہ قریب ہیں) اور اسی طرح ان کے دل آخرت کی فکر سے اور دوزخ کے خوف اور جنت کے شوق سے بالکل فارغ ہو چکے ہیں، اور ان کی حالت بالکل وہ ہوگئی ہے جو قرآن مجید نے کافروں کی بیان کی ہے کہ

ان هؤلاء يحبون العاجلة ويذرون وراءهم يوما ثقيلا ۔

دوستو! ہم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں، اگر ہمارے دلوں میں حضورؐ کی نسبت رحمت کا کوئی ذرہ بھی ہو تو ساری انسانیت کی اور خاص کر حضورؐ کی امت کی اس حالت کو اور ایمان سے ان کی محرومی کو دیکھ کر ہمیں رونا اور تڑپنا چاہیئے، حضور اکرمؐ کی نبوت قیامت تک کے لئے ہے اور ہمیشہ کے لئے دنیا میں ہدایت اور ایمان پھیلانے کا کام آپؐ امت کے سپرد کر گئے تھے اور اس کا ایسا نظام قائم فرما گئے تھے کہ اگر اس کے مطابق کام ہوتا رہتا تو آج دنیا میں ایمان ہی کی فضا ہوتی۔

تو اب ہمیں سوچنا چاہیئے کہ اس حالت کے بدلنے کے لئے یعنی خود اپنی زندگی کو ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر والی زندگی بنانے کے لئے اور اپنے دوسرے بھائیوں میں اس کی کوشش کے لئے ہم کچھ کرنا چاہتے ہیں یا نہیں!

اللہ تعالیٰ نے اس عالم کو عالم اسباب بنایا ہے اور یہ عالم جس طرح دنیا کے بارے میں عالم اسباب ہے اسی طرح دین کے معاملے میں بھی یہ عالم اسباب ہے، یعنی جس طرح دنیا کا ہر کام یہاں کرنے سے ہوتا ہے اسی طرح دین کا کام بھی کرنے سے ہوتا ہے۔ کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہیں، بندوں کے بس میں کچھ بھی نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی صفت اور عادت یہ ہے کہ بندے جس کام کے لئے صحیح طریقہ پر کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو پورا کر دیتے ہیں۔

یہ دینی دعوت اور یہ تحریک جس کو آپ لوگ تبلیغی تحریک کہتے ہیں اور جس میں حصہ لینے والے تبلیغی جماعت کے نام سے مشہور ہو گئے ہیں دراصل یہ اسی کی کوشش اور اسی کی جدوجہد ہے کہ رسول اکرمؐ جو طریقہ زندگی لائے تھے جس کا اصول تھا کہ ہر معاملہ میں اللہ کے حکم پر چلنا، اللہ کے امر کے مقابلے میں غیر اللہ کے کسی تقاضے کی اور کسی منفعت کی پرواہ نہ کرنا۔ اور آخرت کی فکر دنیا سے زیادہ کرنا، اس کو ہم خود اپنے اندر پیدا کریں اور اپنے دوسرے بھائیوں میں اس کی کوشش کریں اور

انبیاء علیہم السلام اسی طریقے سے اخلاق کو درست کرتے ہیں، اسی طریقہ سے معاشرت کی خرابیوں کی اصلاح کرتے ہیں اور اسی طریقہ سے وہ تجارتوں کو اور کاروبار کی تمام صورتوں کو ٹھیک کر دیتے ہیں اور اسی طریقہ سے وہ سیاست اور حکومت کو اللہ کی منشا کے مطابق بنا دیتے ہیں انہیں زندگی کے ہر شعبہ کی درستی کے لئے الگ الگ کوشش نہیں کرنی پڑتی۔

ہماری یہ دینی جدوجہد جس کو تبلیغی کہا جاتا ہے اس کی بنیاد اسی اصول پر ہے اور اس کے طریقہ کار کی یہی اصل و اساس ہے، ہمیں یقین ہے کہ ہم مسلمانوں کی ساری خرابیوں کی بنیادی جڑ یہی ہے کہ ہم اللہ کے احکام پر چلنے کے بجائے اپنی اغراض اور اپنی خواہشات پر چلنے کے عادی ہو گئے ہیں اور جنت اور دوزخ سے زیادہ ہم اس دنیا کے نفع نقصان پر نظر کرنے کے بجائے آخرت کے نفع نقصان پر یعنی جنت کے ثواب اور دوزخ کے عذاب پر نظر رکھ کر کام کرنے کا اپنے کو عادی بنائیں

بزرگو اور دوستو: اگر عادت کی اور حال کی یہ تبدیلی صرف ہماری تقریروں سے ہو سکتی تو ہم آپ پر کوئی بوجھ نہ ڈالتے، اسی طرح اگر کوئی اور زیادہ آسان طریقہ ہمارے علم میں ہوتا تو اسی کو ہم استعمال کرتے لیکن خدا گواہ ہے کہ اس مقصد کے لئے ہمارے پاس اس کے سوا کوئی طریقہ نہیں جس کو ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں اور آپ اس کو مشکل سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ ایسا مشکل نہیں ہے اور اگر مشکل بھی ہو تو جب اس کے سوا کوئی اور طریقہ سامنے ہے ہی نہیں تو اسی کو اختیار کرنا پڑے گا، اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنے حال کی اصلاح کے لئے اور اللہ کے بندوں میں دین کی کوشش کے لئے اپنے گھر اور اپنے گھر کی راحتوں کو چھوڑ کر اور اپنے کاموں کے نقصان گوارا کر کے جماعتوں کی شکل میں کچھ زمانہ کے لئے نکلا کریں اور یہ زمانہ ایک خاص پروگرام کے مطابق اپنی اصلاح و تربیت اور دوسروں میں دین کی کوشش کے ان کاموں میں گزارا کریں جو اللہ تعالیٰ کے تعلق کو اور آخرت کی فکر کو بڑھانے والے ہیں اور جن میں مسلسل مشغول رہنے دین کی فکر اور جدوجہد کا جو عمومی نظام رسول اللہ ؐ نے قائم فرمایا تھا جس کے لئے خود حضورؐ نے اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے اپنی جانوں کو بے قیمت کر رکھا تھا، اس کو پھر سے رواج میں لانے کے لئے ہم بھی جدوجہد کریں اور اس راہ میں ہم بھی اپنی جانوں کو اور اپنی ہر چیز کو بے قیمت کرنا سیکھیں بس یہ ہی ہے اس تحریک کا اصل مقصد، باقی جو چیزیں کبھی کبھی ہم ذکر کرتے ہیں ان کا تعلق یا تو طریقہ کار سے ہے اور اس جدوجہد کی عملی تشکیلات سے ہے اور یا وہ ضمنی چیزیں ہیں۔

ہم پورے شرح صدر کے ساتھ اور جرأت اور صفائی کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہی اس وقت دین کا بنیادی اور اصلی کام ہے اور مسلمانوں کی تمام تر دینی اور دنیوی صلاح و فلاح اسی سے وابستہ اور اسی پر منحصر ہے اور افراد کی زندگیوں میں دینی انقلاب برپا کرنے کے لئے اور ایمان سے خالی ہو جانے والے اپنے معاشرہ کو پھر سے ایمانی معاشرہ بنانے کے لئے اور مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ کو اللہ کے حکم اور امر کے تحت لانے کے لئے یہی صحیح اور نبوی طریقہ کار ہے کہ لوگوں میں ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر کی روح اور حقیقت کو پیدا کرنے کے لئے جدوجہد کی جائے۔ اور ایمان و احتساب کو یعنی ہر معاملہ میں اللہ ہی کے حکم پر چلنے کے فیصلہ کو اور جنت کے شوق اور دوزخ کے خوف کو ان کی زندگی کا سب سے بڑا محرک بنانے کے لئے اور دوسرے تمام جذبات پر اس جذبہ کو غالب کرنے کے لئے محنت کی جائے۔

انبیاء علیہم السلام کا عام طریقہ یہی ہے کہ وہ پہلے افراد میں اس چیز کو پیدا کرتے ہیں۔ اس چیز کے پیدا ہو جانے کے بعد صرف اتنا بتلا دینا کافی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے فلاں فلاں کام چاہتے ہیں اور فلاں فلاں چیزوں سے تم کو منع کرتے ہیں، فلاں کام جنت میں پہنچانے والا ہے اور فلاں کام دوزخ میں لے جانے والا ہے ۔ سے غیر اللہ سے تعلق گھٹتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے اور آخرت کی فکر بڑھتی ہے اور دنیا کی فکر گھٹتی ہے اور خود اپنی زندگی دینی اور ایمانی زندگی بنتی ہے اور اللہ کے دوسرے بندوں کے لئے بھی اس کے دروازے کھلتے ہیں۔

ہمیں امید ہے بلکہ یقین ہے کہ اللہ کے جو بندے اس پروگرام کے مطابق اپنے اوقات صرف کریں گے اور اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے اس راہ میں تکلیفیں

باقی ص ۲۵ پر

ہائیکورٹ کے مرزائیوں سے سات سوالات کا

تاریخی جواب الجواب۔

از قلم مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد چیف جسٹس پنجاب ہائیکورٹ مسٹر منیر اور ان کے ایک ساتھی جج مسٹر ایم آر کیانی کو اس سارے معاملہ کی تحقیقات پر متعین کیا گیا۔ اس مقدس تحریک کا نام اس وقت کی مرزائی نواز حکومت نے فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء رکھا۔ اور عدالت کا نام منیر انکوائری کمیشن رکھا گیا۔ اس عدالت نے آٹھ نو ماہ تک انکوائری کو شیطان کی آنت کی طرح لمبا کیا اور جب ملک کے حالات پرسکون ہو گئے تو ایک لمبی چوڑی رپورٹ شائع کر دی اس عدالت نے مرزائیوں سے سات سوالات دریافت کئے تھے، مرزائیوں نے اپنے روایتی دجل سے ان کا جواب بھی دجل آمیز عبارتوں میں دیا۔ جس میں مغالطہ دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ مرزا صاحب کی کذب بیانی اور تاویل تو مشہور ہے ان حیلوں اور حیلوں اور دجل و فریب سے انہوں نے جوابات دے کر عدالت کے اندر مواخذہ سے بچنے کی کوشش کی۔ جس پر اسلام کی رو سے ان مرتدوں کا مقام متعین ہو سکتا تھا۔ اس سے بچنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ مولانا محمد علی جالندھری نے ان سوالات کے جواب الجواب میں درج ذیل رسالہ تحریر کیا اور اسے عدالت میں داخل کیا گیا۔ ہم نئی نسل کو فتنہ قادیانیت کی فتنہ سامانیوں سے آگاہ کرنے کے لئے اس عظیم مناظر اسلام، قاطع قادیانیت، پاسبان ناموس رسالت کی ذیشان تحریر کو دوبارہ شائع کرنے کا اعزاز حاصل کر رہے ہیں۔ تاکہ قارئین ان کی اس تحریر سے ان کی ذہانت، فطانت اور قوت استدلال سے آگاہ ہو کر ان کی عظمت اور ان کی شخصیت کا اندازہ لگا سکیں۔

قیمت دس روپے بمعہ ڈاک خرچ

ملنے کا پتہ
دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون ۴۰۹۷۸

مسلمانوں میں اتحاد کس طرح ہو؟

اس سلسلے میں چند اہم تجاویز۔

سید شوکت علی

تمام مسلمان جسمِ واحد کی طرح ہیں۔ اگر ایک عضو میں تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم اس کو دفع کرنے میں متحرک ہو جاتا ہے اسی طرح اگر یہ احساس پوری امت مسلمہ میں بیدار ہو جائے تو آج مسلم ممالک جو یکے بعد دیگرے کفار و مشرکین کی زد میں آ رہے ہیں کسی حد تک محفوظ ہو جائیں۔ اور باطل کا مقابلہ کر سکیں۔ آج اسلام دشمن عناصر زیادہ تر خفیہ سازشیں کر کے بااثر افراد کو خواہ دینی یا دنیاوی لحاظ سے ہو خرید کر داخلی اور بین الاقوامی سطح پر انتشار پیدا کر کے بے چینی پھیلا رہے ہیں اور مسلم ممالک میں آپس میں نااتفاقی پیدا کرتے ہیں بالآخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دشمنوں کو مسلم ممالک کے خلاف جنگ کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ بلکہ وہ خود آپس میں ٹکرا کر ختم یا کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور روس یا امریکہ کے رحم و کرم پر ہو جاتے ہیں۔ اسلام دشمن ممالک پھر ان ممالک میں اپنی مرضی کا آئین نافذ کرتے ہیں۔ یہ ایک مخصوص ملک کی کیفیت نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کی یہی حالت ہے۔ باطل کی تو یہ کوشش ہے کہ اسلام صحیح معنوں میں رائج نہ ہو تاکہ باطل کہیں مغلوب نہ ہو جائے۔ تاریخ شاہد ہے کہ کفار نے جتنی جنگیں مسلمانوں میں تفریق کرنے سے یا غداری سے جیتی ہیں۔ بزرگانِ دین کی ہمیشہ یہی کوششیں رہی کہ اسلام اپنی صحیح صورت پر برقرار رہے۔

اندرون ملک عیسائی مشنریاں باقاعدہ کام کر رہی ہیں اور وہ غریب مظلوم مسلمانوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھا کر ان کے ایمان کو خریدتے ہیں آج دنیا میں ان مشنریوں کی کوششوں سے ہزاروں مسلمان مرتد ہو چکے ہیں۔ ایک پادری سے سوال کیا گیا کہ آپ نے کتنوں کو عیسائی بنا لیا ہے تو جواب دیا کہ ہم نے کتنوں کو مسلمان رہنے دیا۔ یعنی دل سے اسلام کی عظمت نکال دی۔ باطل نظریات کے حامل لوگ اپنے ملک میں کفایت شعاری کر کے کروڑہا روپیہ مسلمان ممالک پر فنی صنعتی یا تعلیمی منصوبوں پر لگا کر اپنے نظریات کو ان پر مسلط کرتے ہیں۔

الحمد للہ علمائے کرام بزرگانِ دین اپنی تقاریر اور وعظ سے امت کی اس بارے میں رہبری فرماتے ہیں مگر میری درخواست ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ تشکیل اور تدبیر بھی ہونی چاہئے ایک بین الاقوامی سطح پر جماعت ہونی چاہئے جو اسلام دشمن قوتوں کا بروقت جائزہ لے اور اس میں ہر ملک کی معزز مخلص مقبول اور مدبر شخصیتیں شامل ہوں جو سیاست وغیرہ سے بالکل علیحدہ ہوں۔ وہ ملک کے سربراہ سے انفرادی ملاقاتیں کر کے اسے اس جانب رہنمائی کرے۔ دوسرے یہ کہ عیسائی اور باطل نظریات کی تبلیغ کے خلاف مؤثر اقدام اٹھائے۔ اور اگر علمائے کرام کی ضرورت ہو تو علماء فراہم کرنے، اور مساجد مدارس بنانے کی ضرورت ہو تو مالی امداد کرے۔ زلزلے اور دیگر قدرتی آفات آنے پر ان ملکوں کی امداد کرے۔ ملکوں کے آپس میں ٹکراؤ پر ان میں مصالحت کرائے اور آپس کے ٹکراؤ کے نقصانات بتلائے۔ جن ممالک میں اسلام دشمن عناصر مختلف عنوانات پر داخلی بے چینی پیدا کرتے ہیں اس پر ان ممالک کا دورہ کر کے عوام کی رہنمائی کرے اگرچہ آج بھی ایسی جماعت موجود ہے مگر اس میں حکمران طبقہ ہی ہے جس کی سوچ دین کے مطابق نہیں۔ نیز اس جماعت میں بزرگانِ دین اور علماء ربانی شامل نہیں۔

میری دوسری تجویز یہ ہے کہ ہر مسجد میں رابطہ کمیٹی قائم ہونی چاہئے یہ کمیٹی مسجد کے متعلقہ حلقوں میں عوام سے رابطہ قائم کرے اور ان کے مسائل معلوم کرے اور ان کی امداد کرے۔ اس سے عیسائی مشنری اور باطل نظریات کے اشخاص جو مجبوروں اور غریبوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھا کر ان کو مرتد کرتے ہیں۔ ان کا سدباب ہو جائے گا۔ یہ رابطہ کمیٹی پیش امام صاحب یا مسجد کمیٹی کی سرپرستی میں قائم ہونی چاہئے ان میں محلہ کے بااثر معزز افراد، وکلاء اور ڈاکٹر حضرات اور اساتذہ شامل ہونے چاہئیں۔ وکلاء بااثر افراد اور افسران مظلوموں کی مدد اور رہنمائی کریں۔ صاحب ثروت، غریبوں بیوگان یتیموں وغیرہ کی مالی امداد کریں۔ ڈاکٹر حضرات غریب بیمار اشخاص کی امداد اور تیمارداری میں رہبری فرمائیں اس رابطہ کمیٹی کی خدمت کے نتیجہ میں عوام کے دلوں میں مسجد کی عظمت آئے گی اور نتیجتاً وہ مسجد کی طرف راغب ہوں گے۔ مساجد آباد ہوں گی۔

آج مساجد پر لاکھوں روپیہ صرف ہو رہا ہے میری یہ رائے ہے کہ مفتی حضرات یا علمائے کرام کے مشورے سے مسجد تعمیر کی جائے اور ضرورت کے بقدر روپیہ خرچ کیا جائے۔ بقیہ رقم محلے کے ضرورت مندوں پر خرچ کی جائے اگر مسجد کی تعمیر میں اسراف ہو گا تو اس کا بھی حساب دینا پڑے گا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے دمشق کی جامع مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں (جو ولید نے اپنی ذاتی ملکیت سے بنوائی تھی) فرمایا تھا اللہ تعالیٰ اس سے اسراف کرنے پر حساب لے گا۔ (مفہوم) آج چندہ میں صرف نقدی یا رقم لی جاتی ہے مگر رابطہ کمیٹی کے قیام سے امت کے افراد کی صلاحیتوں کا بھی چندہ ہو گا اور وہ کام میں آئے گا ورنہ یہ صلاحیتیں اسلام دشمن عناصر میں اسلام کے خلاف استعمال ہوں گی۔ یہ رابطہ کمیٹی اس طرح سے تشکیل میں آ سکتی ہے کہ پیش امام صاحب ہر جمعہ کو خدمت کے موضوع پر فضائل بیان کر کے ایسے افراد کے نام طلب کریں جو خدمت انجام دینا چاہتے ہوں۔ اگر دو تین جمعہ کو ایسا بیان کریں گے تو آہستہ آہستہ نام آنا شروع ہو جائیں گے۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس کمیٹی کو تشکیل کرا دیں گے، جیسے جیسے یہ کمیٹی کام شروع کرے گی ان شاء اللہ کام کی ترتیب بھی سمجھ میں آ جائے گی۔

اس رابطہ کمیٹی کی نگرانی شہری سطح پر علماء کرام کر سکتے ہیں۔ اور یہ شہری سطح سے صوبائی اور ملکی سطح پر بھی ہو سکتی ہے اور پھر یہ بین الاقوامی سطح پر (جس کو میں نے اوپر ذکر کیا ہے) قائم ہو سکتی ہے۔ اس طرح مسلمانانِ عالم ایک دوسرے کے غم میں شریک ہو سکیں گے اور مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں = اس پر بھی عمل ہو سکے گا۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے

باقی ص ۳۰ پر

قادیانی کافر ہیں | قادیانی مرتد ہیں | قادیانی واجب القتل ہیں

اسسٹنٹ کمشنر، کلکٹر شیخوپورہ جناب میاں تاج الملوک قریشی صاحب کا تاریخی عدالتی فیصلہ

جس نے قصر قادیانیت میں زلزلہ بپا کر دیا

مرتبہ: مہر محمد اسلم ناصر ایڈووکیٹ

قرآن مجید، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں نہ ظلی نہ بروزی نہ تشریعی نہ غیر تشریعی۔ اور اگر کوئی نبوت کا دعوے کرے تو وہ نہ صرف کافر، دائرہ اسلام سے خارج بلکہ مرتد اور واجب القتل ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیائے اسلام کی یہ ایک متفقہ رائے اور اجماعی فیصلہ ہے کہ خاتم الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی عنوان سے

کسی بھی قسم کا دعویٰ نبوت سراسر کفر اور ارتداد ہے اور ایسے صحیح اور واضح کفر میں کسی قسم کی تاویل کہ ظلی یا بروزی نبوت ہے، جیسا کہ قادیانی جماعت کے بانی آنجہانی مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ "میں ظلی نبی ہوں" اور امت محمدیہ کے متفقہ فیصلہ کے خلاف اپنی طرف سے کسی اور طرح کا مفہوم متعین کرنا مزید جرم اور اسلام سے بغاوت ہے۔ اور قانون شریعت میں ایسے معاند کا درجہ اصل کافر اور منکر سے بھی بڑھ کر ہے اصول اسلام کی رو سے ایسا شخص زندیق کہلاتا ہے اور اس کا درجہ مرتد اور کافر سے بڑھ کر ہے، اور بلا کسی تردد کے واجب القتل ہے۔

انگریزوں نے جہاں دین اسلام کے خلاف اور بے شمار سازشیں کیں وہاں برصغیر پاک و ہند میں اپنے ناپاک منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک نبی پیدا کر کے مندرجہ بالا متفقہ مسائل کو متنازعہ بنانے کی سعی لاحاصل کی۔ اس نے ایک ایمان فروش (مرزا قادیانی) کا انتخاب کیا جس نے بے پناہ دولت و دیگر مالی منفعت کے عوض زندیق کا کردار ادا کیا۔ انگریزوں نے مرزا قادیانی کا انتخاب کیوں کیا؟ اس کا جواب بھی مرزائی لٹریچر میں موجود ہے کہ مرزا قادیانی کا خاندان جدی پشتی انگریز کا نمک خوار خوشامدی اور مسلمانوں کا غدار تھا۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے ساتھ ہی تمام اسلامی ممالک میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص اس کا شدید رد عمل ہوا۔ پورے عالم اسلام کے علماء نے کامل تحقیق و تدقیق کے بعد مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کے خلاف ارتداد کے فتوے جاری کئے تمام مسلمانوں نے اپنی ذمہ داری کا بروقت احساس کرتے ہوئے اپنے تمام تر فروعی اختلافات کو پس پشت ڈال کر ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر اس فتنہ کا سد باب کیا، جس کی مثال اسلامی تاریخ میں کم کم ملتی ہے تمام مکاتب فکر کے علماء نے جن میں دیوبندی، بریلوی اہل حدیث اور شیعہ شامل تھے نے فتاویٰ جاری کئے جن میں مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو کافر اور مرتد قرار دیا۔

پاکستان کے آئین کی رو سے بلکہ مملکت خداداد پاکستان کی فاضل عدالت عظمیٰ و عدالت ہائے عالیہ کی فیصلہ جات کے مطابق قادیانیوں کو غیر مسلم خارج از اسلام غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے، پاکستان بننے کے بعد بدقسمتی سے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی کو بنایا گیا۔ اس نے مرزائیت کے جنازہ کو اپنی وزارت کے کندھوں پر لاد کر اندرون و بیرون ملک اسے متعارف کرانے کی کوشش تیز کر دی۔ اس پر تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء چلی بلاشبہ یہ برصغیر کی عظیم ترین تحریک تھی جس میں دس ہزار مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ایک لاکھ مسلمانوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ہر چند کہ اس تحریک کو مرزائی اور مرزائی نواز اوباشوں نے سنگینوں کی سختی سے دبانے کی کوشش کی مگر مسلمانوں نے اپنے جذبہ ایمانی سے ختم نبوت کے اس معرکہ کو اس طرح سر کیا کہ مرزائیت کا کفر کھل کر پوری دنیا کے سامنے آ گیا۔

قادیانیوں کی شر انگیزیاں اور اشتعال انگیزیاں مسلسل جاری رہیں۔ ۱۹۷۴ء میں پھر ملک گیر تحریک ختم نبوت چلی۔ امت کے تمام مکاتب فکر جمع ہوئے۔ مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک نعرہ لگایا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ نوے روز کی مسلسل محنت و کاوش کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر ۷، ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کر لیا اور قادیانی/لاہوری گروپ آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

۱۹۸۴ء میں یہ پھر تحریک ختم نبوت چلی اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے سلسلہ میں امت محمدیہ کے تمام طبقات کو اتفاق و اتحاد نصیب کر کے ایک لڑی میں پرو دیا اور یوں ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کے ہاتھوں جاری ہوا جس نے قادیانیت کی کمر توڑ کر رکھ دی۔ قادیانیوں نے اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جہاں انہیں منہ کی کھانی پڑی۔ اور

عدالت نے ایک زبردست تاریخی فیصلہ دیا۔ اس کے بعد گاہے بگاہے مختلف مقامات پر قادیانیوں کی آئین اور عدالتی آرڈیننس کا مذاق اڑانے اور اس کی خلاف ورزیوں پر درج مقدمات پر مقامی عدالتوں نے فیصلہ جات کئے جن کی بازگشت بڑی عدالتوں میں بھی سنی گئی۔ جن میں سرگودھا، کوئٹہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، شیخوپورہ اور ربوہ کی عدالتوں کے فیصلہ جات مشہور ہیں۔

الحمدللہ ان عدالتوں میں ختم نبوت کا پرچم بلند رہا اور قادیانیت مزید ذلیل و رسوا ہوئی۔ زیر نظر فیصلہ قادیانی خاندان کی وراثت کے بارے میں ہے۔ مسمات غلام فاطمہ نے اپنے خاندان کے قادیانیوں کو وراثت میں دیئے جانے کے فیصلے کے خلاف جناب میاں تاج الملوک قریشی صاحب اسسٹنٹ کمشنر شیخوپورہ کی عدالت میں اپیل کی۔ جناب میاں تاج الملوک صاحب نے دونوں فریقین کے دلائل سماعت کرنے کے بعد بڑا جامع اور تاریخی فیصلہ دیا جو ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

بعدالت جناب میاں تاج الملوک
قریشی صاحب اسسٹنٹ کمشنر/کلکٹر شیخوپورہ

غلام فاطمہ دختر عبدالکریم قوم شیخ
ساکن محمد احمد پورہ
شیخوپورہ شہر ..... اپیلانٹ

بنام

(۱) رحمت علی (۲) محمد لطیف (۳) محمد سعید (۴A) اختر ناہید بیوہ (۴B) اسلم پرویز (۴C) ندیم پرویز (۴D) عمران پرویز (۴E) ریحانہ (۴F) سبحانہ (۴G) مدیحہ (۴H) ثانی (۴I) روحی (۴J) گوشی دختران معاذ اللہ (۵) محمد یوسف (۶) محمد امین (۷) شوکت علی پسران (۸) حمیدہ بی بی (۹) رقیہ بی بی (۱۰) ثریا بی بی (۱۱) پروین (۱۲) صغراں خانم (۱۳) فضیلت (۱۴) مختار بیگم (۱۵) مسرت دختران (۱۶) معراج بیگم بیوہ عبدالکریم اقوام شیخ ساکنان شیخوپورہ۔

مرحہ اپیل بنارا ضگی حکم A.C. II مورخہ ۱۵/۱۲/۸۹ بر انتقال نمبر ۲۹۶ وراثت متوفی عبدالکریم ولد حسین بخش قوم شیخ ساکن شیخوپورہ تصدیق کیا گیا۔ برائے منسوخی آں دربارہ منظوری اپیل ہذا۔

فیصلہ

واقعات اپیل ہذا اس طرح پر ہیں کہ اپیل ہذا مورخہ ۸۷/۱/۱۱ کو بر خلاف حکم مورخہ ۱۵/۱۲/۸۹ A.C. II دائر کی ہے جس کی رو سے انتقال وراثت متوفی عبدالکریم نمبری ۲۹۶ پر تصدیق ہوا۔ دوران سماعت معاذ اللہ رسپانڈنٹ نمبر ۴ فوت ہو گیا اور اس کے وارثان شرعی رسپانڈنٹس نمبران ۴A تا ۴J کو فریق بنایا گیا۔ اصل اپیل رسپانڈنٹس نمبران ۱، ۲، ۳ کے خلاف ہے۔ دیگر رسپانڈنٹس کو اپیل میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے بطور رسپانڈنٹس فریق مقدمہ بنایا گیا ہے۔ متوفی عبدالکریم کی دو بیویاں تھیں جن میں سے ایک فوت ہو چکی ہے اور ایک حیات ہے۔ اس کی اولاد میں سے ۸ لڑکیاں اور ۷ لڑکے تھے۔ دوران سماعت ایک لڑکا معاذ اللہ فوت ہو گیا ہے جس کے وارثان شرعی کو فریق بنایا گیا ہے۔ عبدالکریم اور اس کے دو لڑکے رحمت اللہ اور محمد لطیف قادیانی ہو گئے۔ عبدالکریم کی موت کے بعد انتقال وراثت تصدیق کرتے وقت A.C. II نے فریقین کو پوری طرح سماعت کیا۔ شہادت آمدہ برائے ثبوت کے روبرو A.C. II عبدالکریم بلا شک و شبہ قادیانی ثابت ہو گیا حتیٰ کہ اس کے مسلمان لڑکے اطلاع دہندہ کمیٹی نے بھی اسے قادیانی تسلیم کیا۔ A.C. II نے اپیل عدالت عالیہ نمبران ۹، ۷۶، ۸۲، ۸۴، ۹۶ RSA جن کا فیصلہ مورخہ ۸۱/۲/۲۴ کو ہوا، بنیاد بنایا جن میں احادیث معتبر سے ثابت کیا گیا ہے کہ کوئی غیر مسلمان کا وارث غیر مسلم نہیں ہو سکتا ہے اور کوئی غیر مسلم مسلمان کا وارث مسلمان نہیں ہو سکتا ہے اس طرح تمام وراثت متوفی اس کے غیر مسلم لڑکوں رحمت اللہ اور محمد لطیف کے نام منتقل کر دی۔

لہٰذا اس حکم کے خلاف اپیلانٹ نے اپیل ہذا

ہندی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر کی تکمیل

ایک عظیم کارنامہ

یہ خبر انتہائی مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث اور حضرت شیخ الاسلام کے خلف صادق مولانا سید ارشد صاحب مدنی کی مسلسل بارہ سالہ کوششوں اور جدوجہد کے نتیجہ میں الحمدللہ ہندی زبان میں قرآن کریم کی تفسیر پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔

قرآن کریم کی ہندی تفسیر کا داعیہ مولانا مدظلہ کے دل میں اس وقت پیدا ہوا جب اب سے بارہ سال پیشتر آپ کے کچھ رفیقوں نے آپ کے سامنے ایک ایسی ہندی تفسیر کے کچھ حصے پیش کئے۔ جن میں آیتوں کے صحیح مفہوم کو خلط ملط کر دیا گیا تھا اسی وقت سے مولانا مدنی کو یہ احساس دامن گیر ہوا کہ قرآن کریم کی صحیح ہندی تفسیر کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے لئے آپ نے متعدد ہندی زبان جاننے والوں سے رابطہ قائم کیا مگر آخر میں قرعۂ فال پروفیسر محمد سلیمان صاحب ایم اے کے نام نکلا۔ موصوف اس وقت مسوری کے ایک کالج میں لیکچرار تھے۔ اس کے بعد کام کی اہمیت کے پیش نظر موصوف نے اپنی تمام تر خدمات اس اہم منصوبے کی تکمیل کے لئے وقف کر دیں۔

اس ہندی ترجمہ و تفسیر کے لئے انہوں نے ترجمہ شیخ الہندؒ اور تفسیر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کو بنیاد بنایا۔ مولانا ارشد مدنی نے اپنی علمی و تدریسی شدید مصروفیات کے باوجود اس ترجمہ اور تفسیر کی چار بار مکمل سماعت فرمائی۔

صدر محترم جمعیت علماء ہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے اس ترجمہ و تفسیر کی طباعت کے لئے جمعیت علماء ہند کی طرف سے اخراجات کرنے کی منظوری عنایت فرما دی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد یہ تفسیر انتہائی اہتمام کے ساتھ طباعت کے مراحل سے گذر کر منظر عام پر آ رہی ہے۔

دائر کی ہے اور موقف اختیار کیا ہے کہ متوفی مرتے وقت قادیانی نہ تھا اور تائب ہو چکا تھا۔ اور اگر بالفرض وہ قادیانی بھی تھا تو وہ پیدائشی کافر کی ذیل میں نہ آتا ہے بلکہ وہ مرتد کے زمرہ میں شامل ہے اور مرتد کے لئے شریعت میں علیحدہ احکام ہیں۔ اور فیصلہ کرتے وقت اس امر کو نظر انداز کر دیا گیا ہے کہ وہ پہلے مسلمان تھا۔ اور مرتد مسلمان کے وارثان صرف مسلم وارثان ہوں گے اور غیر مسلم وارثان کو کچھ نہیں ملے گا۔ اور اس طرح ریسپانڈنٹس نمبران ۱ ۔ ۲ ، تسلیم شدہ مرتد اور غیر مسلم ہیں۔ اس لئے ان کو وراثت سے حصہ نہیں ملنا چاہئے تھا نیز بروقت تصدیق انتقال زیر دفعہ ۴۲ لینڈ ریونیو جملہ وارثان کو نہ تو طلب کیا گیا ہے اور نہ ہی سماعت کیا گیا ہے اپیلانٹ کے خیال میں فیصلہ خلاف واقعات اور شریعت ہے اس لئے منسوخی کی استدعا کی ہے اور ریسپانڈنٹس نمبران ۱ ، ۲ کو خارج از وراثت کرنے کی اپیل کی ہے۔

اپیلانٹ نے اپنے موقف کے ثبوت میں محمڈن لاء مرتبہ سید امیر علی صفحہ نمبر ۵۱۱ دی ویسٹ پاکستان مسلم پرسنل لاء شریعت ایکٹ ۱۹۶۲ سیکشن ۲ رفیق وڑائچ صفحہ ۲۸ ، فتاویٰ عالمگیری صفحہ ۳۳۵ ، عین الہدایہ صفحہ ۷۸۲ کی نقول پیش کی ہیں ان حوالہ جات میں ایک بات مشترک ہے کہ کافر غیر مسلم مسلمان کا وارث نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی غیر مسلمان کسی غیر مسلم کافر کا۔ البتہ مرتد کے متعلق آئمہ میں ایک اختلاف ہے۔ فتاویٰ قاضی کے مطابق مرتد کا ترکہ قبل از ارتداد مسلم ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور بعد از ارتداد کا ترکہ ضبط ہو کر داخل بیت المال ہوگا لیکن اکابرین اسلام کے مطابق مرتد کا ترکہ خواہ وہ قبل از ارتداد کا یا بعد کا تمام مسلم ورثاء میں تقسیم ہوگا۔ حضرت امام شافعیؒ کے مطابق مرتد کا دونوں حالتوں میں مال بیت المال میں داخل کیا جائے۔ مرتد چونکہ واجب القتل ہے اور ارتداد کے وقت سے ہی مردہ تصور کیا جاتا ہے اور دوبارہ مسلمان ہو جائے تو زندہ ہو جاتا ہے مرتد کا کوئی مذہب وملت نہیں ہوتا۔ حضرت حسنؒ اور امام ابو یوسفؒ کے مطابق چونکہ وراثت پر مبنی بر ملت ہے اور مرتد کی کوئی ملت نہ ہوتی ہے مرتد کا نکاح کسی مرتدہ مسلم یا کافرہ کے ساتھ نہ ہو سکتا ہے بلکہ اسے تو فوراً قتل کر دینا چاہئے۔ مرتد کے جو وارثان یا اولاد اس کے مرتد ہونے کے بعد پیدا ہوں یا مشرف باسلام ہوں وہ اس کی وراثت کے حق دار نہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان کی جائز اولاد تسلیم نہ کی جا سکتی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں بھی حضرت ابو حنیفہؒ کا قول نقل کیا گیا کہ حالت ارتداد سے پہلے کا مال تمام مسلمان ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔ بعد کا بیت المال میں جمع کیا جائے گا اور غنیمت کا جدال تصور ہوگی۔ لیکن امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے مطابق ہر دو حالتوں کا مال مسلم ورثاء میں تقسیم ہوگا۔ عین الہدایہ صفحہ نمبر ۷۸۲ پر بھی ان ہی اقوال کو نقل کیا گیا ہے البتہ اس قول میں اضافہ کیا گیا ہے کہ مرتد کی وراثت سے مسلم ورثاء کو ارتداد سے قبل کی جائیداد سے قبل حصہ اور غیر مسلم اولاد کو بعد از ارتداد کی ملک سے حصہ ملے گا۔

دوسری طرف ریسپانڈنٹس نمبر ۱ ۔ ۲ نے اپیل ہائے عدالت عالیہ ۶۹ ۔ ۷۸۶ ۔ ۷۷ ۔ ۹ ۔ R S A پر ہی انحصار کیا ہے کہ غیر مسلم کا ترکہ صرف غیر مسلم وارثان کو ہی مل سکتا ہے مسلم وارثان اس کے مستحق نہ ہیں۔

دلائل فریقین سماعت ہوئے ریکارڈ ملاحظہ ہوا عین الہدایہ میں ہی حضرت امام ابو حنیفہؒ کا قول نقل کیا گیا ہے کہ یہ معتبر ترین حدیثوں سے ثابت ہے کہ اگر کوئی مرد زنا کا مرتکب ہوا اور عورت حاملہ ہو گئی اور جو اولاد پیدا ہو گی وہ جائز نہیں ہے اور وارث جائیداد نہ ہے اسی طرح مرتد جس کا پہلا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور دوبارہ کوئی نکاح اس کا جائز نہ ہوتا ہے اور بغیر نکاح کے جو اولاد ہوگی وہ جائز نہ ہے اور وراثت سے حصہ نہ پا سکتی ہے نیز مرتد کے مسلم ورثاء کو تو کہیں بھی محروم کرنے کا حکم نہ دیا گیا ہے اس بارہ میں ریسپانڈنٹس کوئی بھی حوالہ پیش نہ کر سکے ہیں۔ کہ مرتد کے ورثاء جو کہ مسلم ہیں ان کو وراثت سے محروم کر دیا جائے۔

جہاں تک اپیل ہذا کا تعلق ہے عبدالکریم مرتد ہو کر واجب القتل ہو گیا اور اس کی جان محفوظ نہ رہی اس کا مال بھی محفوظ نہ رہا ہے مرتد اور مرتدہ کسی کے وارث نہیں ہوتے نہ مسلم کے نہ کافر کے اور نہ مرتد بلکہ مثل قاتل مورث کے بوجہ جرم ارتداد جائیداد سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ مرتد ہونے کے بعد عبدالکریم کسی کا وارث نہ رہا۔ بلکہ اس کی جائیداد مسلمانوں کی ملکیت ہو گئی۔ رحمت اللہ اور محمد لطیف ریسپانڈنٹس بھی مرتد ہو گئے۔ اور وہ بھی ہر قسم کی وراثت سے محروم ہو گئے۔ بمطابق فتاویٰ عالمگیری شریعت کی رو سے مرتد اور مرتدہ کسی کے وارث نہیں رہتے۔ ان کو وراثت سے محروم کرنا چاہئے تھا اور وراثت متوفی ورثاء کو تقسیم ہونی چاہئے تھی۔ لیکن اس کے برخلاف A C 11 نے غیر مسلم (مرتد) ورثاء کو ساری جائیداد دے دی ہے اور مسلم ورثاء کو محروم کر دیا ہے جو کہ خلاف قانون اور شریعت ہے۔

اندریں حالات بالا اپیل ہذا منظور کی جاتی ہے حکم

باقی صفحہ ۲۵ پر

حضرت امیر مرکزیہ کی حج بیت اللہ سے واپسی
ایک اہم اعلان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی سفر حج سے واپسی کے بعد تبدیلی آب و ہوا اور موسم کی شدت کے باعث طبیعت ناساز ہو گئی ہے۔ ناسازئی طبع و کمزوری کے باعث حضرت کے جملہ متعلقین و جماعتی رفقاء کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جولائی اگست کے تمام پروگرام ملتوی کر دیئے گئے ہیں نیز یہ کہ ان دو ماہ میں رفقاء مزید تقاضوں سے بھی اجتناب فرمائیں حضرت اقدس کے لئے دعائیں برابر جاری رکھیں کہ اللہ رب العزت آپ کا سایہ عاطفت ہم سب پر تا دیر قائم و دائم رکھے۔ آمین۔ (ناظم دفتر مرکزیہ ملتان)

جہادِ آزادی کا ایک سپہ سالار

سید اسمٰعیل شہیدؒ

ھلاک وملت کا وہ سرفروش مجاہد جس کا عمل فلسفہ ولی اللہ کی تفسیر تھا اور جس کا ایثار و قربانی ، حجۃ اللہ کی زندہ تصویر جس کا دل و ملت درد سے مالا مال تھا اور جس کا جگر سوز محبت کا سرمایہ دار جس کا علم جہد و شوق عمل کا ، اور جس کا عمل آئینہ دار علم بے پایاں ، آزادی فکر کا سب سے بڑا حامی جمہوریت کا علم بردار ملوکیت کا سب سے بڑا دشمن ، شاہ پرستی کے لیے فرشتۂ موت ، سرمایہ داری سے بیزار ، غلامی کے ناپاک تصور سے ناآشنا ، اس کی زندگی سعی پیہم ، کتاب زندگی کا آغاز باب جہاد سے ہوا اور اسی جہاد زندگی کا آخری ورق بھی الٹا گیا۔

باپ مولانا عبدالغنی ، دادا وہی حضرت مولانا شاہ ولی اللہ جن کی تحریک کو لے کر میدان جہاد میں پہنچا اور اسی راستہ میں شہید ہو کر حیات جاوداں حاصل کی۔

علم و عمل کے گھرانے میں پیدا ہوا ۔ اسی فضا میں تربیت پائی ۔ والد کی وفات لڑکپن میں ہو گئی تھی ۔ قدرت نے حضرت شاہ عبدالعزیز کی آغوش شفقت پرورش کے لیے منتخب کی بھتیجا چچا پر نازکرتا تھا اور چچا کو بھتیجے پر فخر تھا ۔ وہ بار بار کہا کرتا تھا۔

الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمٰعیل و اسحٰق۔

گہوارۂ علم میں پرورش پانے والا بچہ نازک مزاج ہونا چاہیے تھا ۔ مگر اس کو نزاکت سے نفرت تھی ۔ شوق جہاد اس کی گھٹی میں پڑا تھا ۔ نزاکت آفرینی کے بجائے اس نے اپنے بدن کو شدائد و مصائب کا یہاں تک خوگر بنایا کہ سردی اور گرمی کا احساس گویا مفقود ہو گیا تھا۔

اس نے جس طرح منطق و فلسفہ ، ریاضی و اقلیدس میں اعلیٰ کمال حاصل کیا ۔ حدیث و فقہ کا وہ جس طرح ماہر ہوا ۔ ویسے ہی اس نے فن سپہ گری میں بھی استادانہ شان پیدا کی۔

وہ جس طرح مفسر و محقق ، فقیہ اور محدث تھا ایسے ہی وہ بہترین شمشیر زن اور اعلیٰ درجہ کا فشانہ باز بھی تھا وہ اعلیٰ درجہ کا مدبر اور مفکر تھا ۔ نظم و نسق کا بہترین ماہر اور ایسے ہی میدان جنگ کا بہترین جرنیل اور فیلڈ مارشل۔

دوپہر کے وقت جامع مسجد کے فرش سنگین پر ٹہل ٹہل کر اس نے تمازت آفتاب کے احساس کو ختم کر دیا تھا اور دریائے جمنا کی پاک دھاریں آج بھی شہادت دے سکتی ہیں کہ وہ دریا کی موجوں سے کھیلتا ہوا زینت المساجد (دہلی) سے تاج محل (آگرہ) تک پہونچتا تھا اور پھر انہیں لہروں سے باتیں کرتا ہوا زینت المساجد میں آجاتا تھا ۔ وہ جس طرح مئی اور جون کی گرمی میں کمبل اوڑھ کر سفر کیا جا سکتا تھا ۔ ایسے ہی دسمبر اور جنوری کی سردیاں ململ دھریر میں گذار سکتا تھا ۔ اس کی زندگی کا سب سے بڑا نصب العین " خدمت خلق " تھا اور خلق خدا کے مفہوم میں جس طرح افلاس کے مارے ہوئے شریف اور باعزت خاندان یا نیک نفس طلبہ داخل تھے ایسے ہی شراب کی بھٹیوں ، جوئے کے اڈوں اور قحبہ خانوں کی قباحتوں میں زندگیاں گذارنے والوں کو وہ اپنی خیر خواہانہ ہمدردیوں کا مستحق سمجھتا تھا ، ان کی بے بسی اور رسوائی ، اس کے یا احساس دل میں درد پیدا کرتی اور ان تباہ حالوں کی اصلاح اور اپنے درد دل کے علاج کے لیے ہر ایک امکانی کوشش کام میں لاتا۔

کبھی ایسا بھی ہوا کہ وہ بھیس بدل کر ان کے مجمع میں پہنچتا اور اپنی صدا شنا کر ان کے دلوں کو پلٹ دیتا۔

وہ ہزاروں انسان جن کی صلاحیتیں مفقود نہیں ہوئی تھیں راہ راست پر آگئے لیکن وہ کج طبع جن کی فطرت معکوس ہو چکی تھی ، اس ہمدرد انسانیت کے دشمن بن گئے۔

ایسے تند خو بدمعاشوں کی دشمنی سے خوف کھا کر کچھ دوستوں نے شاہ صاحب کو اصلاح کی خطرناک سرگرمیوں سے باز رکھنا چاہا ۔ مگر نوع انسان کی خیر خواہی کا جو سوز و درد شاہ صاحب کو عطا ہوا تھا ، وہ کب چشم پوشی و خاموشی کی اجازت دے سکتا تھا

ان کی رسوائی ہوئی تو کیا یہ میری رسوائی نہیں

حضرت شاہ صاحب کی جوانی تھی اور دہلی کا دور جاں کنی ۔ برطانوی سامراج کا ریزیڈنٹ یہاں مقرر ہو چکا تھا اور اس " روادار " دلی " میں جہاں سینکڑوں سال سے خیالات کی آزادی اور بین الملی بھائی چارہ کا دور دورہ تھا مذہب کے نام پر جنگ شروع کرا دی گئی تھی ۔ یہ پہلا شخص تھا جس پر سامراجیت کے مفتی خانہ سے لامذہبیت کا فتویٰ صادر کیا گیا کیونکہ یہ ان رسومات کو ختم کر دینا چاہتا تھا جو سوسائٹی کو اوہام پرست بزدل اور پست ہمت بنائے ہوئے تھیں اور جن کی فضول خرچیوں نے سماج کا اقتصادی ڈھانچہ تباہ کر دیا تھا ۔ یہ مرد مفتی صاحب کا جب فتویٰ کارگر نہ ہوا تو امن عامہ کا بہانہ لے کر زبان بندی کر دی گئی ۔ اب اس مجاہد حق نے عوام کے بجائے ریزیڈنٹ کی کوٹھی پر پہنچ کر خود ریزیڈنٹ کو مخاطب کیا ۔ نتیجہ شاہ اسمٰعیل صاحب کے حق میں تھا ۔ ریزیڈنٹ کوئی معقول جواب نہ دے سکا ۔ لامحالہ اس کو اپنا حکم واپس لینا پڑا۔

●●

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ نے جلنگھم ملٹی کلچر شو میں کتابوں کا اسٹال لگایا

اسٹال پر رکھی ہوئی انگریزی کتب میں غیر مسلموں کی دلچسپی

مسلمانان برطانیہ کی طرف سے ملٹی کلچر شو میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی

۳۰ جون ۱۹۹۱ء کو برطانیہ کے شہر جلنگھم کینٹ کے میدان میں مقامی کونسل کی طرف سے ایک ملٹی کلچر شو کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مسلمان، سکھ، ہندو، عیسائی، بدھسٹ، یہودی مذاہب سے تعلق رکھنے والوں نے بھرپور حصہ لیا۔ اس شو کا مقصد اپنے اپنے مذاہب کا تعارف کرانا تھا۔ شو کے انعقاد سے قبل جلنگھم کے مسلمانوں نے دفتر ختم نبوت لندن فون پر رابطہ کرکے درخواست کی کہ جماعت کے لٹریچر کے ہمراہ تشریف لائیں اور مسلمانوں کی نمائندگی کریں۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عبدالرحمن باوا اور فیصل آباد سے آئے ہوئے جماعت کے رکن محترم ڈاکٹر صولت نواز جماعت کا لٹریچر انگریزی اور اردو کے علاوہ صدیقی ٹرسٹ کا لٹریچر لے کر جلنگھم کے شو میں شرکت کی اور وہاں ایک کتابوں کا اسٹال لگایا گیا۔ اسٹال پر آنے والے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو لٹریچر مفت فراہم کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اسٹال لوگوں کے لئے دلچسپی کا مرکز بنا ہوا تھا۔ اس لئے کہ اس اسٹال پر عقیدہ ختم نبوت، رد قادیانیت کے علاوہ اسلام کے مختلف موضوعات پر لٹریچر انگریزی اور اردو میں موجود تھا۔ جلنگھم شہر کی خاتون میئر جب اسٹال پر آئیں تو انہیں لٹریچر کا ایک سیٹ پیش کیا گیا۔ اسٹال پر عالمی مجلس کے رہنما مولانا عبدالرحمن باوا، فیصل آباد کے ڈاکٹر صولت نواز کے علاوہ اسلامک سینٹر جلنگھم کے صدر جناب خضر حیات اور مولانا عبدالرحمن چشتی بھی شام تک موجود رہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس

گزشتہ دنوں بھارت کے شہر مدراس میں محترم عالی جناب سید عبدالباسط صاحب کے مکان پر بعد نماز مغرب ستہ تامل ناڈو کی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ صدر مجلس حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب وشارمی بانی مدرسہ کاشف الہدیٰ مدراس کے علاوہ جناب الحاج سید عبدالباسط صاحب جناب الحاج پیش امام نذیر احمد صاحب جناب ایڈووکیٹ محمد عزت صاحب پروفیسر ناکال احمد پاشا صاحب ڈاکٹر سید محمد صالح صاحب الحاج سید مسعود احمد صاحب مولانا عبدالمجید صاحب مولانا محمد ہدایت اللہ صاحب مولانا محمد عبدالباقی صاحب اور پروفیسر محمد نصراللہ شریک ہوئے۔

صوبے کے بعض علاقوں میں مسلمان عوام کو ورغلانے اور مساجد پر قابض ہونے کی قادیانی فرقہ کی کوششوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اس کی روک تھام کے لئے طے پایا کہ شہر مدراس کے ذمہ داران مساجد سے درخواست کی جائے کہ وہ قادیانیوں کو قبرستان میں تدفین کی اجازت نہ دیں اور شادی و بیاہ و دیگر امور شرعیہ میں ان سے قطع تعلق کیا جائے۔ تامل ناڈو کے وقف بورڈ چیئرمین کو بھی اس طرف توجہ دلائی جائے۔

مزید طے پایا کہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی تالیف قادیانیت کو تمل زبان میں شائع کیا جائے اور معلوماتی پوسٹر چھپوا کر پورے صوبے میں تقسیم کئے جائیں۔ مجلس کی کارروائیوں کے لئے ایک مرکزی دفتر کا قیام عمل میں آیا اور ایک مبلغ کا تقرر کیا جائے۔ مجلس کے نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ صدر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب وشارمی، نائب صدر عالی جناب الحاج پیش امام نذیر احمد صاحب اور مولانا الحاج محمد عبدالباقی صاحب سیکرٹری، پروفیسر محمد نصراللہ نائب سیکرٹری، ڈاکٹر سید محمد صالح صاحب خازن، پروفیسر ناکال احمد شاہ صاحب۔ دعا پر اجلاس اختتام کو پہنچا۔

اخبار ختم نبوت

ڈپٹی کمشنر جھنگ کو تبدیل کیا جائے

فیصل آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں سے مطالبہ کیا ہے کہ ۲۳ جون کو جھنگ میں قادیانی غیر مسلم اقلیت کو کھلے عام جگہ پر غیر قانونی طور پر عیدالاضحیٰ کے روز عبادت کرانے پر ڈپٹی کمشنر جھنگ کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے اور وزیراعلیٰ پنجاب کو اگر اس قادیانی نواز ڈی سی کی کارکردگی اچھی لگتی ہے تو اس کو چیف منسٹر سیکرٹریٹ میں لگایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۸۴ء کے تحت دوسری غیر مسلم اقلیتوں کی طرح قادیانی غیر مسلم اقلیت بھی اپنی عبادت گاہ کے باہر عبادت نہیں کر سکتی جبکہ ڈپٹی کمشنر جھنگ ربوہ اور جھنگ کے قادیانیوں غیر مسلموں کو غیر قانونی طور پر تحفظ دے رہا ہے جس سے مسلمانوں کے مذہبی جماعت

مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ اور جھنگ میں امن و امان قائم کرنے میں بھی ناکام رہا ہے۔

دو قادیانیوں کی تبدیلی کا خیر مقدم

فیصل آباد۔۔۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے فیصل آباد گرڈ اسٹیشن آپریشن سرکل سے دو قادیانی غیر مسلم اور ایک عیسائی غیر مسلم انجینئر واپڈا کو تبدیل کرنے کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور چیئرمین واپڈا لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ زاہد علی اکبر خان سے مطالبہ کیا ہے کہ اس سرکل میں ایک غیر مسلم ہندو [illegible] کو بھی جلد تبدیل کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس نے وفاقی حکومت اور چیئرمین واپڈا سے بذریعہ ٹیلی گرام مطالبہ کیا تھا کہ ہر گرڈ سٹیشنوں کے سرکل کو غیر مسلموں کے نرغے سے نکال کر مسلمانوں کو تعینات کیا جائے۔ اور ان چاروں غیر مسلموں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کی جائے جس پر قادیانی غیر مسلم عبدالرشید ملک انجینئر واپڈا محمود احمد بھٹی، قادیانی غیر مسلم انجینئر واپڈا اور آصف جارج عیسائی غیر مسلم انجینئر واپڈا کو فیصل آباد سے تبدیل کر دیا ہے اور اس حساس ادارہ سے تا ارا چندانی چیف انجینئر کو بھی فوری طور پر فیصل آباد سے تبدیل کر دیا جائے۔

مخصوص القاب کے اردو ترجمے قادیانی آرگن الفضل سے بند کرائے جائیں

فیصل آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے موثر امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء پر موثر عملدرآمد کرایا جائے۔ اور وفاقی قادیانی آرڈیننس پر عملدرآمد کرانے پر وفاقی وزارت مذہبی امور، وزارت داخلہ اور حکومت پنجاب کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت کا ترجمان الفضل ربوہ کھلے عام قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر کر رہا ہے۔ اور آنجہانی مرزا محمود جس نے ربوہ میں اپنی قبر پر اکھنڈ بھارت کا کتبہ لگایا تھا کے حالات شائع کر رہا ہے اور مقدس شخصیات یا مقامات کے لئے مخصوص القاب اوصاف یا خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال کر رہا ہے ان کے اردو ترجمے شائع کر رہا ہے جنازہ مرنے کی دعا اور دیگر اسلامی شعائر استعمال کر کے قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کیا جا رہا ہے جبکہ زیر دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی تعزیرات کے تحت جرم ہے۔ اس کے علاوہ مرزا طاہر کا خطبہ لندن بھی غیر قانونی طور پر چھاپ رہا ہے ڈپٹی کمشنر جھنگ قادیانیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر رہا ہے۔ اور نہ ہی سیکرٹری داخلہ پنجاب کوئی نوٹس لے رہا ہے یہی حال وفاقی حکومت کا ہے جس نے یہ آرڈیننس جاری کیا تھا جو فاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔

لاہور حلقہ گلی ۱۳ قلعہ محمدی راوی روڈ کا انتخاب

پچھلے دنوں گلی ۱۳ قلعہ محمدی راوی روڈ لاہور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداروں کا انتخاب ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

صدر	پرنس اعجاز بلوچ
نائب صدر	پرنس شاہد بلوچ
جنرل سیکرٹری	امان اللہ بلوچ
سیکرٹری نشرواشاعت	اکرم بلوچ
خزانچی	الیاس بلوچ
آفس سیکرٹری	ملک محمد یامین

قارئین ختم نبوت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارا رابطہ لاہور ختم نبوت دفتر سے ہے ہمارا پتہ یہ ہے

پتہ

قلعہ محمدی راوی روڈ گلی نمبر ۱۳ دفتر ختم نبوت الیاس بلوچ ٹیلر کو ملے۔

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی اہلیہ کی وفات پر اظہار تعزیت

پنو عاقل: مدرسہ جامعہ حسینیہ نور القرآن پنو عاقل کے مدیر قاری عبدالتواب الحسینی اندھڑ نے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی اہلیہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور قرآن خوانی کروائی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں رکھے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

کراچی دفتر میں دعائے مغفرت

کراچی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر میں امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی اہلیہ کی وفات کے سلسلے میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا منظور احمد الحسینی نے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے حالات پر روشنی ڈالی اور آپ کی اہلیہ محترمہ کے انتقال پر ملال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ بعد ازاں تمام کارکنوں نے دعائے مغفرت کی۔

یوتھ فورس کا اجلاس

کنڈھکوٹ (نیاز احمد لاشاری) ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سندھ کے صدر اور مرکزی نائب صدر محمد یعقوب، الفرکھوسہ نے ملک کے تمام ساتھیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ختم نبوت یوتھ فورس میں اپنے جدوجہد کو تیز تر کر دیں۔ تاکہ ختم نبوت پر حملہ آور ڈاکوؤں کا صحیح معنوں میں تعاقب کیا جاسکے۔ ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سندھ کا اجلاس ۹ جولائی کو حیدری ہاؤس پنو عاقل میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ جس میں آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

ذیل کتب رعایتی قیمت میں حاصل کریں جلد منگوالیں۔

۱۔ خلفاء راشدین کے شب و روز	مولانا عبدالاحد خان شگھ نوری	۱۵/۰۰
۲۔ مشاہیر کے علمی لطائف	〃	۶/۰۰
۳۔ تعلیمی چہل حدیث	مولانا وحیدالدین قاسمی	۸/۰۰
۴۔ مجموعہ رسائل علمی و تاریخی	〃	۲/۰۰
۵۔ کتاب جس پر مرزا غلام احمد قادیانی	مولانا سلطان نظامی	۵/۰۰
۶۔ تاریخ ربوہ (فتنہ ارتداد کی تاریخ)	خورشید احمد فاروقی	۱۲/۰۰
۷۔ نوابان اودھ کی تاریخ	عبدالاحد رابط	۳۰/۰۰
۸۔ عالم اسلام کے خلاف سازشیں	عزیز الرحمٰن قریشی	۱۲/۰۰
۹۔ سلام کا اسلامی تصور	مولانا محمد اسماعیل	۱۰/۰۰
۱۰۔ فتنہ جمہوریت	حکیم محمود احمد ظفر	۲۵/۰۰

پاک اکیڈمی بک سیلرز پبلشرز ۱۲/۶۹ وحید آباد گلبہار کراچی نمبر ۱۸، پوسٹ کوڈ ۷۴۶۰۰

بزم ختم نبوت

کلورکوٹ میں قادیانی ٹیچریس کی جسارت

قاری محمد زکریا جامعہ مدینہ کلورکوٹ | مؤقر ہفت

روزہ ختم نبوت کی وساطت سے محکمہ تعلیم کے افسران اور حکام بالا کے نوٹس میں یہ بات لائی جاتی ہے کہ مسماۃ کوثر نیازی جو کہ گورنمنٹ گرلز ڈی ، ایچ کلورکوٹ میں عربی ٹیچریس ہے ربوہ کی رہائشی اور مبینہ طور پر قادیانی مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ طالبات کے سامنے دریدہ دہنی کرتے ہوئے شانِ ختم المرسلین میں گستاخی کرتی ہے اور کہتی ہے کہ تمہارے نبی نے اس طرح کیا جس سے امام الکونین کے بارے میں قادیانیوں کی غلیظ ذہنیت کا اندازہ ہونے کے ساتھ ساتھ کس قدر گستاخی بے حیائی اور نفرت کا اظہار ہوتا ہے۔ جس سے تمام طالبات اور کلورکوٹ کے تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ شہر میں سخت اشتعال اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ قبل اس سے کہ کوئی بڑا واقعہ رونما ہو اس ٹیچریس کو فی الفور برطرف کیا جائے تاکہ نئی مسلمان نسل ضلالت اور گمراہی سے بچ جائے۔ ہم پہلے بھی کئی مرتبہ اس کے تبادلے کے بارے میں احتجاج کر چکے ہیں مگر افسوس کہ برطرفی تو درکنار اس کا تبادلہ تک نہیں کیا گیا۔ ہمیں امید ہے کہ اس کو اہم اور نازک مسئلہ سمجھتے ہوئے فوراً عملدرآمد کیا جائے گا۔ تاکہ شہر کے حالات پرامن رہیں۔ اسی طرح کلورکوٹ کے واپڈا دفتر سے قادیانی افسر کا بھی فی الفور تبادلہ کیا جائے۔

"مسلم انڈیا" میں شائع شدہ مرزا طاہر کے بیان کا اردو ترجمہ

پاکستانی اسی طرح بنگلہ دیشی ہندوستانی ہیں۔ یہ تاریخی اور ثقافتی حقیقت ہے اگرچہ آجکل سیاسی حقیقت نہیں رہی۔ ہندوستانی لوگوں نے پاکستانی، بنگلہ دیشی لوگ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ مذہب، ثقافت اور روایات میں تعاون جاری رکھا۔ پاکستانی اسلام ہندوستانی اسلام ایک ہے۔ پاکستانی اسلام عرب یا ایران برانڈ کے اسلام جیسا نہیں اس کی نمائندگی نہیں کرتا۔ پاکستان اور بنگلہ دیش میں رہنے والے ہندو پارسی، سکھ اور عیسائی اپنے ہم مذہبوں سے کسی طرح مختلف نہیں۔ آج ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش کے رہنے والے لوگ تاریخ۔

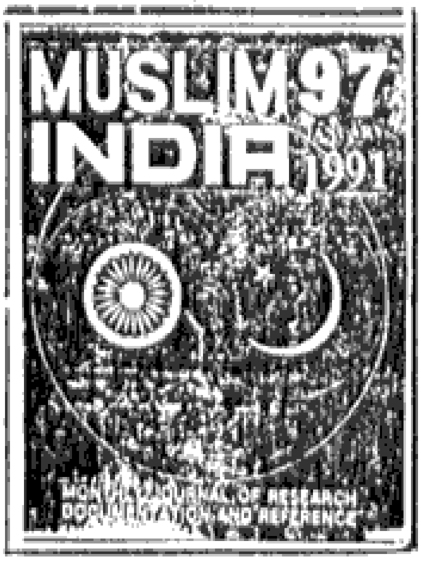

جغرافیہ۔ تہذیب۔ ثقافت۔ ماحول۔ مذہب اور زبانوں میں غرضیکہ ہر چیز میں ایک دوسرے کے حصہ دار ہیں۔ یہ تو صرف سیاسی طور پر منقسم ہیں۔

۱۹۴۷ء میں انڈیا دو حصوں میں یعنی پاکستان اور انڈیا میں بٹ گیا۔ پھر چوتھائی صدی کے اندر اندر یہ تین ممالک میں پاکستان، انڈیا اور بنگلہ دیش بن گئے۔ یہ دو تقسیمیں بدقسمتی سے کی وجہ سے ہوئیں ان کے نتیجہ میں بیاد معصوم ہندوستانیوں کا نقصان ہوا۔ یہ دو تقسیم برصغیر ہندوستانیوں کے لئے زبردست مصائب کا باعث بنیں۔

ایک ہی طرح کے لوگوں کی تقسیم ان پر تاریخی جغرافیائی اور ثقافتی پابندی بلاشبہ خوفناک غلطی ہے۔ تاہم سیاسی غلطیوں کی تصحیح ممکن ہے۔ ایسی غلطیوں کی جتنی جلدی ممکن ہو تصحیح کر دینی چاہئے۔ اس طرح کی غلطیاں جو کہ سیاست دانوں کی غلط راہنمائی کی وجہ سے ہوتی ہیں یہ دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں ان کی تصحیح ہونی چاہئے۔ برصغیر میں ان بچھڑے ہوئے لوگوں کا بتدریج یک جا ہونا سب کیلئے برکت و عنایت ہوگی۔

ہندوستانیوں کا دوبارہ یک جا ہونا در حقیقت تمام مسائل کا فطری حل ہوگا جو برصغیر کے لئے بالائے ناگہانی بنے ہوئے ہیں۔ پنجابی، بنگالی، سندھی، آسامی، کشمیری، گورکھا اور اسی طرح وہ جنہیں مہاجر کہتے ہیں یہ سب لوگ متحدہ ہندوستان میں پرامن زندگی گذاریں گے۔ فرقہ وارانہ کشیدگی کی جگہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی لے لے گی۔ ہندو مسلمان، سکھ، بدھ مت، جینز، پارسی، عیسائی بہائی اور احمدی (قادیانی) یہ تمام فرقے باہم مل جل کر متحدہ ہندوستانی دولتِ مشترکہ میں باعزت طریقے سے رہیں گے۔

(مسلم انڈیا جنوری ۱۹۹۱ء)

اصغر علی کو مرزائیوں کی طرف سے قتل کی دھمکی، حکام ضلع و بالا کے نام اصغر علی کی درخواست

گذارش ہے کہ بندہ نور پور نہر تحصیل و تھانہ صدر قصور ریڈیو الیکٹریشن کا کام کرتا ہے چوہدری امان اللہ سیال، چوہدری حبیب اللہ سیال اور ان کے خاندان کے افراد مرزائی ہیں اور یہ علاقہ کے بڑے زمیندار بھی ہیں۔ غریب اور ناواقف لوگوں کو علانیہ مرزائیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جبکہ اجازت آئین پاکستان اور "امتناع قادیانیت آرڈی ننس مجریہ ۱۹۸۴ء" نہیں دیتا۔ سائل نے شوکت مرزائی مذکور کو مرزائیت کی تبلیغ اور مرزائی لٹریچر تقسیم کرنے سے ایک دو بار منع کیا تو وہ امان اللہ سیال صدر جماعت مرزائیہ ضلع قصور کے ایماء پر اپنے دو تین بدمعاش ساتھیوں کو ہمراہ لیکر میری دکان پر آگیا اور مجھے آواز دی کہ دکان سے باہر

اگر ہماری بات سنو۔ میں نے پہلے تو انہیں کوئی جواب نہیں دیا مگر جب دوبارہ انہوں نے مجھے پکارا تو میں نے کہا کہ میں کام کر رہا ہوں آپ لوگوں نے جو کچھ کہنا ہے کہیں۔ چنانچہ شوکت مذکور کے ساتھیوں نے جن کے ناموں اور رہائش سے میں واقف نہیں۔ مجھے کہا کہ تم شوکت کو اس کے مذہب کی تبلیغ سے روکتے ہو۔ اپنی اس حرکت سے باز آجاؤ ورنہ ہم تمہیں اٹھا کر لے جائیں گے اور تمہاری لاش کا بھی پتہ نہیں چلے گا اور تمہیں ایسا سبق دیں گے کہ تمہاری نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔ جناب والا! شوکت مرزائی مذکور اور جن افراد کے ایماء پر وہ علاقہ میں مرزائیت کی تبلیغ کے علاوہ مجھے جان سے مار دینے اور اغوا کرنے کی جسطرح دھمکیاں دے رہا ہے اس کے تحت ایک تو مجھے اپنی جان و مال کا خطرہ ہے نیز ان کی تبلیغ زیر دفعہ ۲۹۸۔ ۵ قانونی طور پر ملکی آئین کی صریح خلاف ورزی ہے۔ لہٰذا ان کے خلاف حسب قانون کاروائی کئے جانے کا حکم فرمایا جاوے۔

نوٹ۔ درخواست کی نقول تمام ضلعی اور حکام بالا کے نام بھیجی گئیں۔

ہدیہ یا رشوت ۔ از ۔ ایچ ایم یزی کراچی۔

نمبر ۸۳ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہدیہ قبول کرنے کی اجازت اس وقت تک ہے جب تک وہ ہدیہ رہے! لیکن جب وہ دینی معاملات میں رشوت بن جائے تو اسے قبول نہ کرو۔ (نظر یہ آرہا ہے) تم ایسا نہ کر پاؤ گے۔ فقر کی ضرورت تمہیں مجبور کر دے گی۔ مگر دیکھو اس کا خیال رکھو کہ اسلام کی چکی بہر حال اپنی چال پر گردش میں رہے گی۔ اس لئے کتاب اللہ جدھر چلے تم بھی اس کے ساتھ چلو۔ اس کا ایک رخ متعین ہو چکا ہے اس کا رخ دانداز بدلنے اور اسے اپنی خواہشات پر ڈھالنے کی کوشش مت کرنا۔

سنو! بہت جلد کتاب اور حکومت کی راہیں جدا جدا ہو جائیں گی۔ تم کبھی کتاب اللہ کو نہ چھوڑنا اور یہ بھی سن لو! جلد ہی تم پر ایسے حاکم مسلط ہو جائیں گے جو اپنے لئے جو بات پسند کریں گے وہ دوسروں کے لئے نہیں کریں گے تم ان کی نافرمانی کرو گے تو تم کو قتل کر دیں گے فرمانبرداری کرو گے تو گمراہ کر دیں گے۔ او کما قال۔ کنز العمال۔

فدایان ختم نبوت سے اپیل

آئیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین آپ تمام مسلمان بھائیوں کو مرتد ہونے سے بچایئے۔ آج دین اسلام کو بہت سے فتنوں کا سامنا ہے۔ جن میں "فتنہ قادیانیت" سرفہرست ہے۔ فتنہ قادیانیت جھوٹی نبوت کا دوسرا نام ہے۔ "شیزان" ان کی بدنام زمانہ مشروب ساز فیکٹری ہے جس کی بدولت جھوٹی نبوت کی گاڑی چلتی ہے شیزان جھوٹی نبوت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اس کا تمام ترپیسہ اسلام کے خلاف خرچ ہوتا ہے۔ اسی پیسے سے ان کے سکول اور مدارس چلتے ہیں۔ جہاں پر جھوٹی نبوت کی گندی تعلیم دی جاتی ہے۔

رسول رحمت ﷺ کے امتیو!

مصنوعات شیزان خریدنا جھوٹی نبوت کے فنڈ میں پیسہ جمع کرانا ہے۔ ختم نبوت کے لٹیروں کی کمر مضبوط کرانا ہے۔ ناموس رسالت ﷺ کے ڈاکوؤں کے ہاتھ میں خنجر دینا ہے۔

اے مسلمان! اگر روٹی جلی ہوئی ہو تو تیری طبیعت پر گراں گزرتی ہے۔ اگر سالن بدذائقہ ہو تو تیرے گلے سے نیچے نہیں اترتا لیکن شیزان جیسا ارتدادی مشروب اپنے معدے میں انڈیلتے ہوئے تجھے کوئی گھن نہیں آتی اپنے دشمن کے گھر کی کوئی چیز تو نہیں کھاتا مگر دشمن رسول ﷺ کے گھر کا مشروب تو غٹاغٹ پیتا ہے اور ان شیطانی بوتلوں کو گھر میں سجاتا ہے۔ **اے شیزان پینے والے!** شیزان پی پی کر اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دے۔

اے شیزان بیچنے والے! شیزان بیچ کر اپنی غیرت اور عشق رسول ﷺ نہ بیچ۔ دشمنان رسول ﷺ کا کاروباری ایجنٹ بن کر قادیانیت نہ پال اللہ اور اسکے رسول ﷺ کیلئے اس ذلیل کاروبار پر تھوک دے یقیناً خدا بہتر رزق دینے والا ہے مرزائیت اور شیزان کا بائیکاٹ کرکے عاشق رسول ہونے کا ثبوت دیں ہم دعا گو ہیں کہ خداوند تعالیٰ ہمیں اور آپ کو روز محشر ساقی کوثر ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے آمین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گلی نمبر ۳ محلہ محمد کالونی شیخوپورہ

غیرت ایمانی کو جگا دیں گے ہم

محمد آصف جاوید ... چک ۱۳۷ ڈی بی صادق آباد

(صادق آباد) میں رسالہ ختم نبوت تقریباً چار سال سے پڑھ رہا ہوں آپ اس کے ذریعے مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے جس طرح آگاہ کر رہے ہیں۔ وہ بہتر طور پر تعریف کے لائق اور قابل داد ہے میری دعا ہے کہ آپ کا رسالہ اسی طرح ترقی کرتا رہے۔ جس طرح دس سال سے کرتا آیا ہے (آمین)

میں نے مسلمانوں میں جوش ایمانی پیدا کرنے کے لئے چند شعر کہے ہیں:

قادیانیوں کا کفر دنیا کو دکھانے کیلئے
سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے ہم
ان کی داستان تک نہ ملیگی داستانوں میں
ایسی بے جان ان کی داستان بنا دیں گے ہم
یہ سب کچھ تب ہی ہو سکے گا جاوید
جب دلوں میں غیرت ایمانی کو جگا دیں گے ہم

ہند کے دو مسیحان کاذب شیخ بھیک اور شیخ محمد خراسانی

از عبدالغنی طارق رحیم یار خاں

بعض ناواقف لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد ہی وہ شخص ہے جس نے ہندوستان میں سب سے پہلے دعویٰ مسیحیت کیا اور علم مسیحیت بلند کر کے مخلوق خدا کو گمراہ کیا۔ یہ خیال درست نہیں بلکہ سید محمد جون پوری نام کے ایک شخص نے جن کو ان کے جاہل پیرو میراں جی کہا کرتے تھے ۹۰۱ھ میں یعنی آج سے پانچ سو سات سال قبل ہندوستان میں مہدویت کا دعویٰ کیا تھا۔ ان کے پیرو مہدوی کہلاتے ہیں۔

احادیث رسول علیہ السلام سے ثابت ہوتا ہے کہ ظہور مہدی علیہ الرضوان کے کچھ عرصہ بعد حضرت مسیح علیہ السلام نازل ہوں گے۔ جب سید محمد کو دعویٰ مہدویت کا کچھ عرصہ گذرا تو ان کے مریدوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا انتظار ہوا۔ لیکن ان کے خلاف توقع مسیح نے قدم رنجہ نہ فرمایا۔ کیونکہ ان کی آمد بھی مہدی کے ظہور کے ساتھ وابستہ ہے بالآخر سید جون پوری کے مریدوں میں

سے ایک دجّال بھیک نامی مسیحیت کا مدعی بن گیا۔ ظاہر یہ ہے جب تک شیخ بھیک کو سید جون پوری کی بارگاہ سے سندِ صداقت نہ ملتی وہ مہدویہ میں صادق تسلیم نہیں کیا جا سکتا تھا جب شیخ بھیک میراں جی کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا تجھکو عیسیٰ کس نے بنایا اس نے کہا جس نے آپ کو مہدی بنایا تو میراں جی نے کہا تو جھوٹا مسیح ہے کیونکہ تو فلاں کا بیٹا ہے عیسیٰ ابن مریم ہوں گے اگر تو نے پھر دعویٰ کیا خارج از اسلام ہوگا اور داخل فی الکفر ہوگا اس وقت تو کچھ اثر نہ ہوا چند روز کے بعد خود ہی اس دعویٰ سے رجوع کر لیا۔ حضرت نے کہا اب بلند آسمان سے کیسے اتریں گے پھر خود فرمایا ہاں یہ بھی ایک مقام تھا۔ ہدیہ مہدویہ ص ۱۰۳، ۱۰۔

ہدیہ مہدویہ میں دو اور کذاب اور فتنہ ساز مسیحان کا پتہ چلتا ہے۔ حسب بیان مولانا محمد زمان خان کی ایک کتاب انصاف نامہ کے باب ۱۸ میں لکھا ہے کہ سید محمد جون پوری کے ایک خلیفہ خوندمیر کا بیان ہے ایک دفعہ میاں خوندمیر نے فرمایا کہ میں آج رات پوری توجہ کے ساتھ بیٹھا تھا اور میراں جی کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا تھا میں نے پوچھا میراں جی حضرت عیسیٰ کس وقت آئیں گے؟ فرمایا نزدیک میں پوچھا آپ کے ساٹھ سال بعد آئیں گے کہا نزدیک میں پھر ہر دس سال کے وقفے سے سوال کرتا رہا یہ فرماتے رہے نزدیک اس کے بعد ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا پیر دستگیر یہ عیسیٰ ہیں خود ان سے پوچھ لو۔ میاں خوندمیر کہتے ہیں میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور بہت سی باتیں پوچھیں لیکن یہ دریافت کرنا بھول گیا کہ آپ کب تشریف لائیں گے؟۔

اس مکاشفہ کے بیس سال بعد جون پوری کے ایک مرید شیخ محمد خراسانی نے سندھ میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ اسلامی حکومت تھی فوراً اس کو گرفتار کر کے شریعت کے مطابق اس کا سر قلم کیا گیا۔ (ہدیہ مہدویہ ص ۱۰۴)

اس قسم کے خانہ ساز مسیحوں کا یہی حشر ہوتا ہے اسی وجہ سے مرزا قادیانی نے نہ کبھی حج کیا اور نہ جانے کی جرأت کی اور نہ امیر افغانستان کی دعوت پر سرزمین افغانستان کا رخ کیا۔

اسی انصاف نامہ میں نقل ہے کہ جون پوری کے مریدوں میں سے ایک شخص ابراہیم بڑر ناگی نے بھی عیسویت کا دعویٰ کیا تھا۔ (ہدیہ مہدویہ ص ۱۰۴)

ایک مشورہ

اخونزادہ عبدالمتین مجاہد

میں جنوری سے ہفت روزہ ختم نبوت کراچی باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ اس کا معیار بہت اچھا ہے، لیکن میں ایک مشورہ دیتا ہوں کہ قادیانی مسئلہ کے ساتھ ساتھ کچھ اور مسئلے بھی ختم نبوت میں آنے چاہئیں جیسے مسئلہ افغان، مسئلہ کشمیر، مسئلہ فلسطین اور کچھ سماجی مسائل اگر ختم نبوت میں شائع کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ ختم نبوت کو چار چاند لگ جائیں گے اور خاص کر اسلامی سوچ و فکر رکھنے والے نوجوانوں میں یہ رسالہ مشہور ہوگا۔

خوشاب میں شبان کی کارکردگی

اللہ کے فضل و کرم سے شبان ختم نبوت نے خوشاب شہر میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرتے ہوئے تقریباً ۲۰ سے زیادہ مقدمات قادیانیوں پر کروائے اور کامیاب فیصلوں کے نتیجے میں کافی تسلی بخش کام جاری رکھا ہوا ہے اور تقریباً خوشاب شہر میں قادیانی بالکل انشاء اللہ دُم دبا کر بھاگے جا رہے ہیں۔ ان تمام کامیابیوں کا سہرا حضرت مولانا قاری سعید احمد اسعد کے سر ہے جو اکیلے ہو کر دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر عرصہ سے مقابلہ کر رہے ہیں۔

۱۹ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۵/۴/۹۱ دفتر جامع مسجد میاں نگرا نوالی خوشاب کے میدان میں شبان ختم نبوت والوں نے ایک عظیم الشان افطار پارٹی کا اہتمام کیا جس کے مہمان خصوصی مولانا اکرم طوفانی صاحب تھے۔ افطار پارٹی سے پہلے بعد نماز عصر مولانا اکرم طوفانی صاحب نے شبان ختم نبوت کے رضاکاروں سے پرجوش اور ولولہ خیز خطاب فرمایا۔ انہوں نے کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ پیارے نبیؐ کی ختم نبوت کیلئے تن من دھن سب کچھ قربان کر کے ان مرتدوں کو اپنے محلے سے، اپنے گاؤں سے اپنے شہر سے حتیٰ کہ اپنے ملک سے نکالیں اور ہر وقت ہر قسم کی قربانیوں کے لیے تیار رہیں اور قادیانیوں کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ اس موقع پر حضرت قاری سعید احمد اسعد صاحب نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے مرکزی ختم نبوت سے درخواست کی کہ قادیانی خوشاب ضلع کے تھل کے علاقہ میں اپنی سرگرمیاں تیز کر رہے ہیں اور ربوہ کے بعد ضلع خوشاب کے علاقے تھل کو اپنا مستقل مسکن بنا رہے ہیں لہٰذا براہ کرم ہمیں مستقل مبلغ اور مستقل دفتر دیا جائے۔ بعد میں افطار پارٹی ہوئی جس میں تقریباً تین سو رضاکاروں نے شرکت کی اور یہ افطار پارٹی بہت کامیاب رہی۔ اس سے جماعت میں مزید بہتری کے لیے لائحہ عمل بھی تیار کیا گیا اور بہتر طریقے سے قادیانیوں کا مقابلہ کرنے کا عزم کیا گیا۔ افطار پارٹی مولانا اکرم طوفانی صاحب کی خصوصی دعا کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔

ملک مظفر الحق اعوان صدر شبان خوشاب

بقیہ: عدالتی فیصلہ

۱۱ AC مورخہ ۸۹/۱۲/۳۱ منسوخ کیا جاتا ہے مقدمہ ہذا ریمانڈ کیا جاتا ہے کہ ۱۱ AC بعد سماعت فریقین انتقال کا از سر نو فیصلہ کریں۔ اصل انتقال معہ نقل حکم ہمراہ عملہ آمد تحصیلدار صاحب کو کل ہووے۔ مثل بعد ترتیب تکمیل داخل دفتر ہووے حکم سنایا گیا ۸۸/۴/۵ تحریر کر دیا گیا۔ ہر صفحہ پر بحروف اردو دستخط ثبت کئے گئے ہیں۔ دستخط بمعہ مہر اسسٹنٹ کمشنر/کلکٹر شیخوپورہ

بقیہ: مسلمانوں میں اتحاد

نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

اگر یہ تجویز مسلمانوں کے حق میں ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری رہبری فرمائے۔

بقیہ: انبیاء علیہم السلام کی دعوت

اٹھائیں گے اور قربانی دیں گے انشاء اللہ ان کی حالت بدلے گی اور ان میں اور ان کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر والی اور اللہ کے لئے اور دین کے لئے قربانی والی وہ زندگی پھر آ جائے گی جو اس امت کی اصل زندگی تھی، اور جس کو کھو کر یہ امت اللہ کی نظر کرم سے گر گئی ہے اور

اس کی خاص رحمت اور نصرت سے محروم ہو گئی ہے۔

آخر میں اتنی بات اور عرض کر کے اس گفتگو کو ختم کرتا ہوں کہ چونکہ ہمارے اس کام کا طریقہ آج کل کے عام مروج طریقوں سے بہت مختلف ہے اس لئے ہم زبان سے اس کے سمجھانے سے قاصر رہتے ہیں اور اس واسطے میں نے طریقہ کار کی تفصیل اس وقت نہیں کی اگر آپ حضرات مجھ جیسے اپنے بھائیوں کو کسی درجہ میں اعتماد اور بھروسہ کے قابل سمجھیں تو میں آپ سے عرض کروں گا کہ خود عمل کر کے اس کا تجربہ فرمائیں انشاء اللہ آپ مطمئن ہوں گے اور محسوس کریں گے کہ آپ نے اپنا وقت صرف کر کے اور سفر وغیرہ کی تکلیفیں اٹھا کے کچھ نقصان نہیں اٹھایا بلکہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ پھر خود آپ کو اس کا داعی بنا دے گا ہم اور ہماری زبانیں آپ کو مطمئن کرنے سے عاجز اور قاصر ہیں، آپ اگر کچھ تکلیفیں اٹھانے اور قربانی کرنے پر آمادہ ہو جائیں اور اللہ کے راستہ میں قدم اٹھا دیں تو حق تعالیٰ شانہ اطمینان اور انشراح صدر نصیب فرمائیں گے ان کا وعدہ ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

اللھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابا

بقیہ:۔ محرم الحرام

اور جوش انتقام میں مومن نما دشمن اسلام کا گروہ پیدا کیا جس نے مسلم معاشرہ میں گھس کر گھر میں آگ لگا دی۔ یہودیوں نے طریقہ واردات بدل دیا۔ سامنے رہ کر لڑنے کی بجائے۔ پس منظر میں رہ کر اپنے پروردہ ایجنٹوں کے ذریعہ نشانہ لگانے کو ترجیح دی۔ یہ فرزندان اسلام کی انفرادی سعادتمندی ہے کہ ان کی دنیوی زندگی وقف جہاد ہوا کرتی ہے لیکن اگر وہ شہید ہو کر راہی عالم بقا ہوں تو انہیں قدرت کی طرف سے ایسی پاکیزہ اور اعلیٰ و ارفع زندگی عطا ہوتی ہے کہ وہ قابل ماتم نہیں قابل فخر ہوتی ہے کیونکہ

مسلماں میں لذت خون ہی بہنے سے آتی ہے

مگر یہ عجیب بات ہے کہ جنہیں قرآن کریم زندہ کہتا ہے نہ مردہ سمجھ دیتا ہے نہ سوچنے دیتا ہے۔ ان کی قابل رشک دیدہ زندگی وانجام کو تقیف رنجوالم کر کے ماتمی سیاپوں کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ اس لئے ماہ محرم عظیم ہونے کے باوجود مظلومیت میں منفرد ہے کہ ہلال محرم طلوع ہوتے ہی انسانی آبادی کا ایک حصہ اس کے روشن چہرے پر سیاہی پھیرنے کی منظم و پرجوش مہم شروع کر دیتا ہے۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے۔

بقیہ:۔ عمامہ باندھنا سنت ہے

ترجمہ:۔ نفل یا فرض نماز پگڑی باندھ کر پڑھنا پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ جو بغیر پگڑی کے پڑھی جائیں۔ اور ایک جمعہ نماز پگڑی باندھ کر پڑھنا ستر جمعہ نمازوں کے برابر ہے جو بغیر پگڑی باندھے پڑھے جائیں۔

حدیث:۔ الصلاۃ فی العمامۃ عشرۃ آلاف حسنۃ۔ دکنوز الدقائق فی حدیث خیر الخلائق (ص۹۶)

ترجمہ:۔ نماز پگڑی باندھ کر پڑھنا دس ہزار نیکیاں ہیں۔

حالات میں تبدیلی

گذشتہ ایام کا وہ دور اب تک ذہنوں میں محفوظ ہے کہ دیہات میں مردوں کی اکثریت پگڑیاں باندھتی تھی۔ اور شہروں میں بھی ان کا عام رواج تھا۔ اور نمازی بھی پگڑیاں باندھ کر مسجدوں میں نمازیں پڑھنے آتے تھے۔ مگر اب حالات بہت حد تک بدل چکے ہیں۔ دیہات خواہ شہروں میں اول اس سنت مستمرہ کی جگہ ٹوپیاں آ گئیں۔ اور پھر ٹوپیاں بھی چھوٹ چکی ہیں۔ اور مردوں نے گھروں میں خواہ باہر ننگے سر رہنے کا طریقہ اختیار کر لیا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

حالانکہ پگڑیاں زینت۔ حسنات۔ عزت وغیرہ کے علاوہ سروں کی سردی اور گرمی سے حفاظت کرتی تھیں۔ اور بال مٹی اور گرد سے بچے رہتے تھے۔ ان میں خشکی و بدبو پیدا نہ ہوتی تھی۔ اور کئی بیماریوں سے سر محفوظ رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ:۔ قلب بیت اللہ ہے

آیا کیونکہ رومیوں نے کوئی نقش نہ بنایا تھا انہوں نے گھر کو صرف چمکایا تھا جب پردہ ہٹایا گیا تو نقوش اور زیادہ خوبصورت آنے لگے۔ جس پر بادشاہ نے رومیوں کو اول انعام کا مستحق قرار دیا۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مثال سے ثابت کیا ہے کہ جو انسان اپنے دل کو صاف کرتا رہتا ہے چمکاتا رہتا ہے اس پر انوار خداوندی کا عکس آجاتا ہے اور پھر ان سے دل پرنور ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا واقعہ سے تزکیہ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ اکابرین علمائے امت میں جتنے بھی لوگ گذرے ہیں انہوں نے تزکیہ قلب کی طرف زیادہ توجہ دی ہے کہ تزکیہ قلب کے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایک انسان جب ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے۔ اگر وہ اس گناہ کی معافی مانگ لیتا ہے تو سیاہ دھبہ مٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو سیاہ دھبہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے پھر دوسرا گناہ سرزد ہوتا ہے تو یہ دھبہ اور بڑھ جاتا ہے اس طرح انسان گناہ کرتا جاتا ہے اور دل پر سیاہی پھیلتی چلی جاتی ہے۔ پھر انسان نیکی اور بدی میں تمیز کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے ایک طرح سے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

اگر انسان ذکر اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے تو اس کا دل صاف آئینہ بن جاتا ہے۔ اللہ سے محبت ہو جاتی ہے دل چاہتا ہے کہ وہ سدا نیک کام کرتا رہے۔ اس لئے تزکیہ قلب بے حد ضروری ہے ہر مسلمان کو تزکیہ قلب کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ جو لوگ اپنے قلب کا تزکیہ اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھ کر کر چکے ہیں ان کے قلب انوار خداوندی سے پرنور ہیں۔

ایسے لوگ آج بھی موجود ہیں لیکن ہم اس دنیا کی عارضی لذتوں میں مشغول ہو گئے ہیں حالانکہ اللہ رب العزت نے تو اس دنیا کو دھوکے کا گھر کہا ہے۔

اے اللہ ہم سب کو ذکر اللہ کرنے کی توفیق دے (آمین)

فہرست مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتب	مصنف	زبان	قیمت
۱	التصریح	امام عصر سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	عربی	۵۰
۲	ہدیۃ المہدیین	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ	〃	۱۰
۳	المتنبی القادیانی	حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ	〃	۵
۴	الموقف ملت الاسلامیہ	حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ	〃	۲۵
۵	ہائیکورٹ کے سات سوالات کا جواب الجواب	حضرت مولانا محمد علی جالندہری رح	اردو	۱۰
۶	رئیس قادیان	حضرت مولانا محمد رفیق دلاوری رح	〃	۷۰
۷	احتساب قادیانیت	حضرت مولانا لال حسین اختر رح	〃	۲۵
۸	شہادۃ القرآن	حضرت مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی رح	〃	۳۰
۹	خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ	〃	۲۵
۱۰	کلمۂ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد	〃	۲۰
۱۱	مرزائی نامہ	مولانا مرتضیٰ احمد میکش	〃	۱۰
۱۲	قادیانی مسلمان کیوں نہیں ؟	مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ	〃	۱۰
۱۳	قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت	مولانا اللہ وسایا مدظلہ	〃	۶۰
۱۴	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	〃 〃 〃	〃	۵۰
۱۵	اسلام اور قادیانیت	مولانا عبد الغنی پٹیالوی	〃	۲۰
۱۶	ہرچہ گویم حق گویم	ستیا بن گیلانی	〃	۸
۱۷	سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح اور پاکستان	زاہد منیر عامر	〃	۵۰
۱۸	مغلظات مرزا	مولانا حافظ نور محمد صاحب	〃	۱۰
۱۹	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	〃	۵
۲۰	جیس - JESUS	حضرت مولانا لال حسین اختر رح	انگلش	۵
۲۱	وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ		〃	۱۰
۲۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول کا عقیدہ	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ	اردو	۲۵

نوٹ :- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک تبلیغی ادارہ ہے کتب پر صرف لاگت وصول کیا جاتا ہے اس لیے کمیشن نہ ہوگا۔ مطلوبہ کتاب کی قیمت پیشگی آنا ضروری ہے۔ کتاب وی۔ پی ہرگز نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ :- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

جنت میں
گھر بنائیں

ارشادِ نبوی ﷺ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے۔"

سب سے اچھی
جگہ مسجدیں ہیں
الحدیث

پرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)

خستہ حالی اور بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِنو تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل و جان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ دفتر ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:۔ ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۷۷۳ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ